ماہنامہ

مصباح

احمدی خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے
مارچ 2016ء امان 1395ہش
مدیر: مرزا خلیل احمد قمر

مینارہ پاکستان

احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے

ماہنامہ
مصباح

مدیر
مرزا خلیل احمد قمر

امان 1395ہش، مارچ 2016ء
جلد نمبر------89/64
شمارہ نمبر-------3
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ مصباح
چناب نگر (ربوہ) ضلع چنیوٹ
پبلشر، پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
قیمت فی شمارہ:............25 روپے
سالانہ چندہ پاکستان:......300روپے
PH: 0092-047-6211064
E.Mail:.officemisbah@yahoo.com

فہرست مضامین مصباح مارچ 2016ء

قال اللہ تعالیٰ 2
قال الرسول ﷺ 3
ارشادات 4
اداریہ 5
منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ 7
افاضات 8
صبر وقناعت 12
تحریک پاکستان میں 13
کر۔نہ کر 15
نظم 16
بادشاہ اور قیدی 17
کامیاب زندگی کے لئے 19
الفریڈ نوبل، 21
ایک اچھے کارکن کی صفات 24
نظم......(خاتون مشرق سے خطاب) 26
بزم خواتین 27
خواتین کے متعلق ارشادات 30
حسنِ انتخاب 32
نزلہ زکام!! 33
بزم ناصرات 36
طنز و مزاح 39
اعلان 41
یادِ رفتگان 42
درخواستِ دعا 44

قال اللہ تعالیٰ

(وہ) رحمٰن (خدا) ہی ہے۔

جس نے قرآن سکھایا ہے۔

اس نے انسان کو بنایا۔

اور اسے فصاحت و بیان بخشا۔

سورج اور چاند ایک مقررہ قاعدہ کے مطابق چل رہے ہیں۔

اور جڑی بوٹیاں اور درخت بھی خدا کے آگے سرنگوں ہیں۔

اور آسمان کو اس نے اونچا کیا ہے اور (بنی نوع انسان کے لئے) توازن کا اصول مقرر کر دیا ہے۔

(یہ کہتے ہوئے) کہ عدل کے ترازو کو کبھی نہ جھکاؤ۔

اور وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو، اور تول کو کم نہ کرو۔

اور اس (خدا) نے زمین کو تمام مخلوق کے فائدہ کے لئے بنایا۔

اس میں پھل بھی ہیں اور غلاف دار، پھل والی کھجوروں کے درخت بھی (ہیں)

اور (زمین) میں دانے بھی ہیں جن پر خول بھی ہوتا ہے اور خوشبودار پھول بھی ہیں۔

سو بتاؤ تو سہی کہ تم دونوں (یعنی جن و انس) اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کا انکار کرو گے۔

(سورۃ الرحمٰن 55 آیت 2 تا 14)

قال الرسول ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بات کرے بھلے طریقے سے یا خاموش رہے اور جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ اور روزِ آخرت پر اسے چاہئے کہ عزت کرے اپنے ہمسایہ کی اور جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ اور آخرت پر اسے چاہئے کہ تواضع کرے اپنے مہمان کی۔ (صحیح بخاری، المسلم)

تشریح: ایک...... کی پوری زندگی اگرچہ ہدایت الٰہی کے تابع گزرتی ہے اور ہر کام خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ صرف...... کے حصے میں آیا ہے مگر بعض کام ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان پر عمل کرنا گویا ایک ایسی تربیت میں سے گزرنا ہے کہ بقیہ بہت سے کام خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے کاموں میں سے یہ تین کام جو اس حدیث میں بیان ہوئے ہیں کہ

1) بھلی بات کرنا یا خاموش رہنا۔

2) ہمسایہ کا خیال رکھنا اور

3) مہمان کی عزت و تواضع کرنا۔

دراصل انسان کو عملی لحاظ سے نیک بنانے اور نیکی کی ترغیب دلانے میں ممد ثابت ہوتے ہیں اور معاشرتی ماحول میں خوشگواری پیدا کرنے، آپس محبت وخلوص بڑھانے اور مطمئن زندگی گزارنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ غور کیجئے کہ پاس رہنے والے ہمسایہ سے اچھا سلوک گھر آئے ہوئے مہمان کی تواضع اور باہر ہر ملنے والے سے بھلی بات کہنا یا خاموشی (بے جا بات سے پرہیز یا کم گوئی) یہ وہ اصول اور افعال ہیں جن پر عمل پیرا ہونے والا انسان باعزت اور خوش خلق انسان کہلائے گا اور یہی ایک اچھے انسان کی صفات ہیں۔

ارشادات عالیہ

”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ بڑے بڑے توحید کا دعویٰ کرنے والے جو ہیں وہ بھی اطاعت سے بعض دفعہ باہر نکل جاتے ہیں۔ بت بنا بیٹھتے ہیں......“

(الحکم جلد 5 نمبر 5، 10 فروری 1891ء)

اداریہ

ہمدردیٔ خلائق

خدا نے ہم پر رحم کیا اور ہمیں ایک دردمند دل رکھنے والا امام عطا کیا۔ جس نے اپنے خون کے آنسوؤں سے ہمارے گناہوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دھوڈالا اور ہمیں ازسرنو انسان بنا دیا نہ صرف انسان بنایا بلکہ باخدا انسان بنا دیا۔ یہ وہی دردمند دل رکھنے والا شخص ہے جو بلند آواز سے منادی کرتا ہے۔

”ہمارا اصول ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ بندہ کو دیکھے کہ اس کے گھر کو آگ لگ گئی اور وہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔ ...... میں حلفاً کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔“

پھر فرمایا:

”ہرگز کوئی آدمی ......نہیں بنتا جب تک کہ وہ دوسروں کی ایسی ہمدردی نہیں کرتا جیسی کہ اپنے نفس کے لئے اور میری نصیحت یہی ہے کہ دلوں کو صاف کرو اور تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی اختیار کرو اور کسی کی بدی مت چاہو کہ اعلیٰ تہذیب یہی ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ دوسری قوموں سے انتقام لینے کے لئے سخت حریص ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ عفو اور درگزر کرو اور کینہ پرور اور منافق طبع مت بنو زمین پر رحم کرو تا آسمان پر تم سے رحم ہو اور میں نے نہ صرف کہا بلکہ عملی طور پر کر کے دکھلایا اور میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جو شخص شر کا ارادہ کرتا ہے اس کے لئے میں بھی شر کا ارادہ کروں۔“

پھر فرمایا:

”کسی پر تکبر مت کرو گو اپنا ماتحت ہو اور اس کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم، اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔“

اگر یہ دل حساس اور دردمند نہیں اگر یہ دل محبت کا سرچشمہ نہیں اگر اس سمندر میں مٹھاس نہیں تو پھر نہ سورج سورج ہے اور نہ چاند چاند اور نہ یہ دنیا کوئی حقیقت رکھتی ہے۔ بلکہ ایک واہمہ اور خواب ہے۔

”ہندو صاحبان کے ساتھ سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ اور سلوک اور مروت اپنی عادت کرو۔ اور ایسے کاموں سے اپنے تئیں باز رکھو جن سے ان کو دکھ پہنچے مگر وہ ہمارے مذہب میں واجبات سے ہوں اور نہ فرائض مذہب سے۔......“

”دین ہے کہ خدا کی منہیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضامندی کی راہوں کی طرف دوڑنا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس نبیوں اور رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفریق نہ ڈالنا اور ہر یک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے۔......“

”خدا تعالیٰ نے جو کچھ اپنی خوبیوں کا قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ تمام حسن اور محبوبانہ اخلاق کے بیان میں ہے اور اس کے پڑھنے سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ پڑھنے والے کو خدا کا عاشق بنانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہزارہا عاشق بنائے اور میں بھی ان میں سے ایک ناچیز ہوں۔“

پاکیزہ منظوم کلام

ٹوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو
پھر بنا کر توڑ دے اک دم میں کر دے تار تار
تو ہی بگڑی کو بنا دے توڑ دے جب بن چکا
تیرے بھیدوں کو نہ پاوے سو کرے کوئی بچار
جب کوئی دل ظلمتِ عصیاں میں ہووے مبتلا
تیرے بن روشن نہ ہووے گو چڑھے سورج ہزار
اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
ایک تیری قیدِ محبت ہے جو کر دے رستگار
دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار
فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفئ وجود
پس کرو اس نفس کو زِیر و زَبر از بہر یار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیرِ و زَبر
اے مرے فردوسِ عالم اب گرا مجھ پر ثمار
اے خدا اے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا
اے میرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار
باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں ایسے سیب اور ایسے انار
تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

افاضات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور نے فرمایا’’......ہمیں بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا حضرت مسیح موعود کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں اپنے اندر کی برائیاں دور کر رہے ہیں۔ نیکیوں کو قائم کر رہے ہیں؟ اس وقت دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بہت سے ممالک میں نہ عوام اور نہ حکومتیں ایک دوسرے کے حق ادا کر رہی ہیں۔ آسمانی آفات اسی وجہ سے ہیں کہ گناہوں کی انتہا ہو رہی ہے۔ پس احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ تباہ کن آفات دنیا میں لا سکتا ہے۔‘‘......

’’پھر حقوق العباد ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ اس میں ایثار ہے، قربانی ہے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ قربانیاں وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیں کہ اپنی جائیدادیں تک دینے کو تیار ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کے لئے خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ آپ میں پیدا ہو گا تبھی جماعت ایک جماعت بن کے رہ سکتی ہے۔‘‘

’’صالح عمل وہ ہوتے ہیں جو نیک عمل ہوں، نیکی کے راستے پر لے جانے والے عمل ہوں، جو ہر لحاظ سے درست ہوں، ایسے عمل جو ایک دوسرے کے حقوق اور واجبات ادا کرنے والے عمل ہوں، وہ عمل ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ ایسے عمل جو موقع و محل کی مناسبت سے کئے جائیں وہ صالح عمل ہیں۔ ایک بات ایک جگہ جائز ہو سکتی ہے مگر موقعہ کے مناسب نہیں ہے تو وہ صالح عمل نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی بھی ہے اور دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی پابندی بھی۔ ایسے پاک عمل اگر ہوں گے تو تبھی وہ...... کے صالح عمل کہلا سکتے ہیں۔‘‘

’’پھر عاجزی ہے، انکساری ہے۔ ہر ایک آدمی کو، ہر احمدی کو اپنے اندر عاجزی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس کو الہام ہوا تھا کہ ’’تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں‘‘۔

’’پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شکر کی عادت ڈالو اور ایک دوسرے سے جب کوئی فائدہ پہنچے تب بھی اس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر عہدیدار یا کوئی بھی شخص تمہیں کوئی نیکی کی بات بتا دیتا ہے تو اس کا شکریہ ادا کرو کہ ہمیں اس نے نیکیوں کی طرف توجہ دلائی، بجائے اس کے کہ اس سے لڑنا شروع کر دیا جائے۔ اگر کوئی توجہ دلاتا ہے کہ اپنی بچی کے لباس کو ٹھیک کرو۔ گو عہدیداروں کو بھی ہر ایک کو علیحدگی میں جا کر سمجھانا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا مزاج ہوتا ہے اور

نرم الفاظ میں سمجھانا چاہئے لیکن جس کو سمجھایا جائے اس کو بجائے لڑنے کے شکر گزار ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث ہے کہ اگر بندوں کا شکرادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرو گے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب)۔ اس طرح پھر انسان آہستہ آہستہ اتنا دور نکل جاتا ہے کہ پھر شکر گزاری کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔''

''پھر عفو ہے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا ہے۔ اس کے لئے اگر اپنے اندر برداشت ہوگی تو معاف کیا جائے گا۔ آدمی اسی صورت میں کسی کو معاف کرتا ہے جب کسی کا کوئی قصور ہو۔ یہاں صرف یہی نہیں کہ تمہیں کوئی سمجھائے تو تم لڑ پڑو، یہ تو بہت غلط اور بیہودہ بات ہے بلکہ اگر تمہارے سے کوئی زیادتی بھی کر دے تو تم اس کو معاف کر دو اور اگر سمجھتے ہو کہ بار بار کی زیادتی ہو رہی ہے۔ معاف کرنے سے اس کو مزید چھٹی مل رہی ہے۔ مجھے نقصان پہنچاتا چلا جائے گا۔ ایسا اگر کسی احمدی کے ساتھ ہو رہا ہے تو نظام جماعت کو بتاؤ اور اگر کسی دوسرے کے ساتھ ہے تو قانون کو بتاؤ۔ ہر شخص کا، ہر احمدی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے معاشرے کی اصلاح کرنی ہے۔ اور اگر برداشت سے اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر کے اصلاح کر دو۔ اگر سزا سے اصلاح ہو سکتی ہے تو نظام جماعت کو یا قانون کو بتا کے اصلاح کرواؤ تا کہ اصلاح ہو جائے۔ پس یہی چیز ہے جو آپس کے تعاون کو ترقی دے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت کو ترقی دے گی۔ اور جب آپس کا تعاون اور جماعت کی ترقی ہوگی۔ آپس میں پیار اور بھائی چارہ پیدا ہوگا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آگ سے بچنے والے ہوں گے۔''

''پھر صلہ رحمی ہے۔ آپس میں جو رشتہ دار ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک اور تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترقی کریں۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ عورتیں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ اپنے خاوندوں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ساسیں جو ہیں وہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھیں۔ اپنی بہوؤں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں تا کہ جماعت کی جو ترقی کی رفتار ہے وہ پہلے سے تیز ہو۔ جو اکائی میں، جو ایک ہونے میں، جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ پھوٹ میں اور لڑائیوں میں نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔''

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بچو۔ پھر عیب نہ لگاؤ۔ ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ۔ یہ جو الزام لگانا ہے یہ بھی رشتوں میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ دوری پیدا کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا دوسروں کو استہزاء سے اور برے ناموں سے نہ پکارو۔ دوسروں کو نہ چھیڑو۔ دوسرے کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کرو جس سے اس کو چڑ آتی ہو۔ ان چیزوں سے

تعلقات جو ہیں وہ پھر مزید خراب ہوتے ہیں۔ ’’

’’پھر فرمایا۔ دوسرے کو حقیر نہ سمجھو، کم نہ سمجھو۔ ہر انسان کی عزت ہے اور ہر شخص کا فرض ہے کہ دوسرے کی عزت کرے۔ جب ایک دوسرے کے لئے یہ عزتیں قائم ہوں گی، دلوں میں جب ایک دوسرے کے لئے احترام پیدا ہوگا تو محبت پیدا ہوگی اور جب محبت پیدا ہوگی تو معاشرے میں امن اور پیار کی فضا پیدا ہوگی۔ پس یہ کام ہیں جو لجنہ نے کرنے ہیں۔

پھر فرمایا حسد نہ کرو۔ حسد بھی ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسد سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ بعض دفعہ آپس میں حسد ہو جاتا ہے کہ فلاں عہدیدار بن گئی ہے، میں عہدیدار بننے کی زیادہ حقدار تھی۔ فلاں کے حالات بہتر ہو گئے، اس سے حسد شروع ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پہ فضل کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر مانگنا ہے تو آپ اس سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ بھی فضل نازل فرمائے۔ جماعت میں عہدوں کی تو خواہش ویسے ہی نہیں ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو عہدہ کی خواہش کرتا ہے اس کو آئندہ کبھی عہدہ ہی نہ دو۔ پس اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

’’پھر فضول خرچی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج کل یہ جو اتنا Economic Crisis آیا ہوا ہے اس کی ایک وجہ فضول خرچی بھی ہے۔ کریڈٹ کارڈ جو ان ملکوں میں مل جاتے ہیں اس کی وجہ سے اس حد تک فضول خرچی کرتے چلے جاتے ہیں کہ پتا ہی نہیں لگتا۔ اپنے کریڈٹ کارڈ کی Limits سے بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کی Payment نہیں ہوتی۔ پھر اس کے اوپر Interest بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہی خرچ جو سو پونڈ کا ہے وہ بعض دفعہ دو سو پونڈ پہ پہنچ جاتا ہے۔ تو یہ جو آسان پیسہ ملنا ہے اس کی وجہ سے یہ فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔......’’

’’پھر لغو باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ...... (المومنون:4) کہ لغو باتیں کہیں سے سنو تو پہلو بچا کے وہاں سے گزر جاؤ۔ بجائے اس کے کہ وہاں بیٹھ کے دلچسپی لو اور باتوں کے چسکے لو کیونکہ اس سے پھر تمہیں بھی مزید باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پھر جن کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں گی ان تک جب خبر پہنچے گی کہ فلاں مجلس میں فلاں فلاں باتیں تمہارے خلاف ہو رہی تھیں اور اس میں یہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے دل میں چاہے تم اس گفتگو میں حصہ لو یا نہ لو لیکن وہاں بیٹھنے کی وجہ سے، بہر حال دوسرے کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ بھی میرے خلاف بات کر رہا تھا۔ وہی دوست جو ہے وہ دشمن ہو جاتا ہے۔ دوستیاں دشمنی میں بدل جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ یہ لغویات ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرو۔‘‘

پھر یہ کہ بغیر علم کے کسی بات کو نہ کرو۔ جس بات کا علم نہیں ہے، جب تک پوری تسلی نہ ہو، افواہیں نہیں پھیلانی چاہئیں۔ بلاوجہ کی آپس میں افواہیں پھیلا دی جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا اور آخر میں جب بات پہنچتی ہے تو پتا لگتا ہے کہ حقیقت میں کچھ تھا ہی نہیں۔ پھر غیبت ہے، پیچھے برائیاں کرنے کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔

‘‘پھر جھوٹ ہے۔ ابھی لجنہ نے عہد کیا، ناصرات نے عہد کیا، ان دونوں عہدوں میں ایک چیز تو بہر حال مشترک ہے کہ میں ہمیشہ سچائی پر قائم رہوں گی، سچائی سے کبھی پرے نہیں ہٹوں گی۔ تو اس کو اختیار کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ سچ بولوں گی۔ اس کے لئے پھر جائزے لینے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں کرنی جو سچائی سے پرے ہو۔ قول سدید ہے۔ یعنی ایسی بات نہ ہو جس سے ہلکا سا بھی شبہ اور شک پڑتا ہو کہ اس میں جھوٹ کی ملونی ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس کے دو مطلب نکلتے ہوں۔ ہمیشہ ایسی سچی بات ایک احمدی کو کہنی چاہئے جس میں ذرا سی بھی کسی قسم کے ابہام کی اور جھوٹ کی ملونی نہ ہو۔‘‘

ہر عقلمند انسان جو ہے وہ یہ احساس رکھتا ہے کہ اس معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اب یہ سوال نہیں رہا کہ مغرب کی برائیاں ہیں یا مشرق کی برائیاں ہیں۔ دنیا نے میڈیا کے ذریعہ سے ساری دنیا کو ایک کر دیا ہے۔ مغرب کی برائیاں مشرق میں جا چکی ہیں۔ مشرق کی برائیاں مغرب میں آ چکی ہیں۔ اور جس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ برائیوں میں ظاہری چمک زیادہ ہوتی ہے۔ نیکیوں میں بعض دفعہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو یہ جو دنیا کا ماحول آج کل بن چکا ہے، ہر عقلمند انسان اس سے فکر مند ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں اپنے حق لینے کی ہی باتیں ہو رہی ہیں چاہے اس سے دوسرے کو کتنا ہی نقصان پہنچے۔ ایک حقیقی ...... کی اس بارہ میں کیا سوچ ہونی چاہئے ...... دین کا حکم ہے کہ ہر شخص دوسرے کے حقوق دے اور اسے قائم کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا امن کی تعریف یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرو۔ جب ایسا کرو گے تو ایک دوسرے کے حقوق قائم کر رہے ہوں گے اور جب حق قائم کرو گے تو امن ہوگا۔ لیکن اس کے عملی نمونے دکھائے بغیر ہم دنیا کو قائل نہیں کر سکتے۔‘‘

صبر وقناعت

حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ سنایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک اور عبادت گزار تھی میں نے ایک دفعہ اس سے کہا کہ مائی مجھے کوئی خدمت بتاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر تمہاری کوئی خواہش ہو تو اس کو پورا کر کے ثواب حاصل کروں۔ وہ کہنے لگی۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ میں نے پھر اصرار کیا کہ کچھ تو بتاؤ۔ میری بڑی خواہش ہے کہ میں تمہاری خدمت کروں۔

وہ کہنے لگی۔ نورالدین! مجھے اور کیا چاہئے کھانے کے لئے روٹی اور اوڑھنے کے لئے لحاف کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ مجھے دو روٹیاں بھجوا دیتا ہے۔ ایک میں کھا لیتی ہوں اور ایک میرا بیٹا کھا لیتا ہے اور ایک لحاف ہمارے پاس موجود ہے جس میں ہم دونوں ماں بیٹا سو لیتے ہیں۔ میں ایک پہلو پر سوئے سوئے تھک جاتی ہوں تو کہتی ہوں بیٹا اپنا پہلو بدل لے اور میں دوسرے پہلو پر لیٹ جاتی ہوں۔ اس کا ایک پہلو تھک جاتا ہے تو وہ مجھے کہتا ہے اور میں اپنا پہلو بدل لیتی ہوں۔ بس بڑے مزے سے عمر گزر رہی ہے اور کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے پھر اصرار کیا تو کہنے لگی اچھا اگر تم بہت اصرار کرتے ہو تو پھر مجھے ایک موٹے حروف والا قرآن لا دو میری نظر اب کمزور ہو گئی ہے اور باریک حرف نظر نہیں آتے۔ موٹے حرفوں والا قرآن مل جائے تو آسانی سے قرآن پڑھ سکوں گی۔ اب ایک طرف اس بڑھیا کی حالت کو دیکھو اور دوسری طرف اس امر کو سوچو کہ اب اگر کوئی چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے جو سو روپیہ ماہوار کماتا ہے تو وہ بھی بے چین ہے۔ حالانکہ حاصل کرنا اصل مقصود نہیں بلکہ اصل مقصود راحت اور چین ہوتا ہے اور اگر یہی حاصل نہ ہو تو روپیہ لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔‘‘

والدین نمونہ بنیں

’’پس جو والدین اولاد کے خواہشمند ہوں انہیں نیک اولاد کی خواہش کرنی چاہئے اور پھر اولاد کی تربیت بھی اس کے مطابق ہو اور جیسا کہ میں نے کہا اولاد کی تربیت کے لئے سب سے پہلے اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ واقفین نو بچوں کے جو والدین ہیں انہیں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔‘‘

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تحریک پاکستان میں حضرت مصلح موعود کی خدمات کا اعتراف

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک پاکستان، قائداعظم اور آل انڈیا مسلم لیگ کی تائید میں زبردست قلمی جہاد کیا ہے جس کا دستاویزی ثبوت یہ ہے کہ قائداعظم اکیڈمی نے 1978ء قائداعظم محمد علی جناح سے متعلق مشرقی زبانوں میں شائع شدہ لٹریچر کی انگریزی میں تفصیل شائع کی جس کی جلد اول صفحہ 242-243 میں حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی نگارشات قلم کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اگلے سال 1979ء میں قائداعظم ''اکیڈمی'' ہی نے قائداعظم محمد علی جناح'' توضیحی کتابیات'' کے نام سے اردو ایڈیشن کی جلد دوم ص 434-435 پر حضور انور کی اثر انگیز تحریرات کا ذکر کیا جن میں تحریک پاکستان کے حق میں پرزور آواز بلند فرمائی تھی:

☆ مؤرخ پاکستان جناب سید رئیس احمد جعفری (وفات 28 اکتوبر 1968ء) نے اپنی مشہور کتاب'' قائداعظم اور ان کا عہد'' ص 344-345 ''ناشر مقبول کیڈمی لاہور) میں'' اصحاب قادیان اور پاکستان'' کے زیرعنوان لکھا:

مرزا محمود احمد صاحب کا بیان:

قادیانی گروہ کے ''امام جماعت'' مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے 21 اکتوبر 1945ء کو ایک طویل بیان اس سلسلہ میں شائع فرمایا جس کے جستہ جستہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

''کانگریس کے اس اعلان نے کہ اب وہ مسلم لیگ سے بات نہیں کرے گی بلکہ...... افراد سے خطاب کرے گی۔ میرے جذبات کو تو بالکل بدل دیا۔ اور میں نے محسوس کیا کہ جو لوگ دروازہ سے داخل ہونے میں ناکام رہے ہیں اب وہ سرنگ لگا کر داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس کے معنی مسلم لیگ کی تباہی کے نہیں بلکہ مسلم کیریکٹر اور مسلم قوم کی تباہی ہے، بس اسی وقت سے میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ جب تک یہ صورت حالات نہ بدلے ہمیں مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے۔''

جناب موصوف اپنی جماعت کے اصحاب کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کرنی چاہئے۔ تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلاخوف تردید کانگریس سے یہ کہہ سکے کہ وہ...... کی نمائندہ ہے اگر ہم اور دوسری جماعتیں ایسا نہ کریں گی تو ...... کی سیاسی حیثیت کمزور ہو جائے گی۔ اور ہندوستان

کے آئندہ نظام میں ان کی آواز بے اثر ثابت ہوگی۔ اور ایسا سیاسی اور اقتصادی دھکا...... کو لگے گا کہ اور چالیس پچاس سال تک ان کا سنبھلنا مشکل ہو جائے گا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کوئی عقلمند آدمی اس حالت کی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کو تیار ہو۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام صوبہ جات کے احمدیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر پورے زور اور قوت کے ساتھ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔''

سردار شوکت حیات کا اعتراف:

تحریک پاکستان کے نامور لیڈر اور قائداعظم کے دست راست جناب سردار شوکت حیات خاں ''گم گشتہ قوم'' (طابع جنگ پبلشرز۔ اشاعت اول دسمبر 1995ء) کے ص 195 پر 1946-45ء کے الیکشن سے متعلق اپنا چشمدید واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

''ایک دن مجھے قائداعظم کی طرف سے پیغام ملا شوکت مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بٹالہ جا رہے ہو جو قادیان سے پانچ میل کے فاصلے پر ہے وہاں جاؤ اور حضرت صاحب کو میری درخواست پہنچاؤ کہ وہ پاکستان کے حصول کے لئے اپنی نیک دعاؤں اور حمایت سے نوازیں۔ جلسے کے اختتام کے بعد میں نصف شب تقریباً بارہ بجے قادیان پہنچا۔ تو حضرت صاحب آرام فرما رہے تھے۔ میں نے ان تک پیغام پہنچایا کہ میں قائداعظم کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں وہ اسی وقت نیچے تشریف لائے اور استفسار کیا کہ قائداعظم کے کیا احکامات ہیں میں نے کہا کہ وہ آپ کی دعا اور معاونت کے طلب گار ہیں۔ انہوں نے جواباً کہا کہ وہ شروع ہی سے ان کے مشن کے لئے دعاگو ہیں اور جہاں تک ان کے پیروکار کا تعلق ہے۔ کوئی احمدی مسلم لیگ کے خلاف انتخاب میں کھڑا نہ ہوگا اور اگر کوئی اس سے غداری کرے گا تو وہ ان کی جماعت کی حمایت سے محروم رہے گا۔''

اس ملاقات کے نتیجے میں ممتاز دولتانہ نے سیالکوٹ کے حلقے میں ایک احمدی نواب محمد دین کو بھاری اکثریت سے شکست دی۔ قادیانی لوگوں نے امیر کے حکم کی بجا آوری میں محمد دین کی بجائے ممتاز کو ووٹ دیئے۔

(روزنامہ الفضل 13 اگست 2009)

کر۔نہ کر

کچھ عرصہ سے میرا خیال تھا کہ چھوٹے چھوٹے اور سادہ فقروں میں......اوامر اور نواہی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی یا چوتھی پانچویں جماعت کا طالبعلم بھی...... زندگی کے احکام دربارہ حفظان صحت، تہذیب وتمدن، مالی معاملات، اخلاق اور دینیات کو سمجھ سکے۔ ساتھ ہی یہ اہتمام بھی کیا جائے کہ یہ رسالہ فقہ کی کتاب نہ بن جائے۔ نہ اس میں حوالے ہوں جن کو عام لوگ نہ سمجھ سکیں۔ نہ احکام کا فلسفہ لکھا جائے تا کہ بچوں اور عورتوں کے لئے بھی آسانی رہے۔ صرف سرسری بیان ہو جو اگر چہ بے حوالوں اور بغیر سند کے ہو مگر ہوں مستند۔ اس میں زیادہ تر نوجوانوں اور بچوں کا خیال رکھا گیا ہے مگر عورتیں اور بڑے آدمی بھی اگر چاہیں تو فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ طرز خطاب نئی قسم کا ہے مگر ہماری مذہبی روایات کے مطابق ہے اور ’تو‘ کا لفظ محض اظہار محبت اور خیر خواہی کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

تہذیب اور تمدن

☆تو مہذب اور باتمیز انسان بننے کی کوشش کر۔

☆تو ملاقات کے وقت سلام کرنے میں سبقت کر۔

☆تو دوستوں سے مصافحہ کیا کر۔

☆تو اپنے مکان اور کمرے کی اشیاء کو باترتیب اور سلیقہ سے رکھا کر۔

☆تو اتنا شور وغل برپا نہ کر کہ گھر والوں اور ہمسایوں کو ناگوار ہو۔

☆تو اپنی جوتی زمین پر گھسیٹ کر یا رگڑ کر نہ چلا کر۔

☆تو سیٹی بجانے کی عادت نہ ڈال۔ (اور لڑکیوں کے لئے تو یہ عادت نہایت معیوب ہے)

☆تو اپنا پاجامہ اور تہ بند ناف سے اوپر باندھا کر۔

☆اے طالب علم! تو پنسل یا ہولڈر کو نہ چبایا کر۔

☆تو لکیر کا فقیر نہ بن۔

☆اے طالب علم! تو سلیٹ پر لکھا ہوا تھوک سے نہ مٹا۔

☆جب تو کسی گرد آلود کپڑے کو جھاڑنے لگے تو لوگوں سے پرے لے جا کر جھاڑ۔

☆اے لڑکے! تو حتی الوسع غیر مردوں یا لڑکوں کے ساتھ ایک بستر میں نہ سو۔

☆تو اجلے فرش پر میلی جوتیوں سمیت نہ پھر۔

☆تو ہمیشہ وقت پر سکول، کالج دفتر یا ملازمت پر جایا کر۔

☆تو اس طرح نہ کھا کہ چپڑ چپڑ کی مکروہ آواز لوگوں کو سنائی دے۔

☆تو اپنے کپڑوں سے نہیں بلکہ رومال سے ناک صاف کیا کر۔

☆اے خاتون! تو کنگھی کے بعد اپنے اترے ہوئے بالوں کا گچھا جا بے جا نہ پھینکتی پھر۔

○

جب غم میں ہو لطفِ عیشِ نہاں پھر غم کا مداوا کون کرے
بیزار ہو دل جب جینے سے جینے کی تمنا کون کرے
وہ دیکھتی آنکھوں محفل سے لو آنکھ بچا کر چل نکلے
امروز کا جب یہ عالم ہے فردا پہ بھروسہ کون کرے
وہ ظلم پہ جب پچھتائیں گے آنسو تو ٹھہر ہی جائیں گے
جو آگ سلگتی ہے دل میں اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے
موت ان کی آمد آمد کے ہنگامے ہی میں آ پہنچی
اب ان سے بھلا جلد آنے کا بالیں پہ تقاضا کون کرے
الفت کا اثر اس سمت بھی ہے سنتا ہوں کہ روتے کٹتی ہے
اچھا ہے جو اتنا درد تو پھر اس درد کو اچھا کون کرے
بادل کی گرج میں کوئل کی کُو کُو بھی رسیلی ہوتی ہے
اس مدھ بھرے سُندر موسم میں تنہائی گوارا کون کرے
ہر گل کے بدن میں کانٹا ہے ہر دوست میں پوشیدہ دشمن
دنیا کے نتائج دیکھ چکے اب خواہشِ دنیا کون کرے
ہم ان کو اپنا جانتے ہیں وہ غیر کو کہتے ہیں اپنا
بس اتنی سی لغزش پر ثاقبؔ اپنے کو پرایا کون کرے

(ثاقب زیروی۔ شہاب ثاقب:48-49)

حکایاتِ گلستانِ سعدی

بادشاہ اور قیدی

نام: شرف الدین۔ لقب: مصلح الدین۔ تخلص: سعدی۔

سعدی شیرازی کے نام سے مشہور ہیں۔ تعلیم شیراز اور مدرسہ نظامیہ، بغداد میں حاصل کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد وطن کو خیر باد کہہ دیا۔ بغداد، شام، مکہ معظّمہ سے لے کر افریقہ تک گھومتے رہے۔ شاید ہندوستان بھی آئے۔ 1256ء کے بعد اپنے وطن شیراز واپس لوٹ گئے۔ 1257ء میں بوستان اور 1258ء میں گلستان تصنیف کی۔ بوستان منظوم اور گلستان منثور حکایات پر مشتمل ہیں اور یہ دونوں کتب عالمی کلاسیکی ادب میں شمار ہوتی ہیں۔ آپ کی ایک شعری کلیات بھی ہے۔ جو عربی فارسی قصائد، مراثی، غزلیات اور ہزلیات پر مشتمل ہے۔ آپ نے عطار کی طرز پر ’پند نامہ‘ بھی تالیف کیا۔ 1291/92 میں وفات پائی۔ آپ کی کتاب گلستان دنیا کی ان بڑی کتابوں میں سرفہرست ہے جن کی تازگی اور افادیت قیامت تک کم نہ ہوگی۔

کہتے ہیں ایک بادشاہ کی عدالت میں کسی ملزم کو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے مقدمہ سننے کے بعد اشارہ کیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ بادشاہ کے حکم پر پیادے اسے قتل گاہ کی طرف لے چلے تو اس نے بادشاہ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کسی شخص کے لئے بڑی سے بڑی سزا یہی ہوسکتی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ اور چونکہ اس شخص کو یہ سزا سنائی جا چکی تھی اس لئے اس کے دل سے یہ خوف دور ہوگیا تھا کہ بادشاہ ناراض ہوکر درپے آزار ہوگا۔

بادشاہ نے یہ دیکھا کہ قیدی کچھ کہہ رہا ہے تو اس نے اپنے وزیر سے پوچھا ‘‘یہ کیا کہہ رہا ہے؟’’ بادشاہ کا یہ وزیر بہت نیک دل تھا اس نے سوچا اگر ٹھیک بات بتا دی تو بادشاہ غصے سے دیوانہ ہو جائے گا اور ہوسکتا ہے کہ قتل کروانے سے پہلے قیدی کو اور عذاب میں مبتلا کرے۔ اس نے جواب دیا جناب یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ پاک ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو غصے کو ضبط کر لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔’’

بادشاہ کا ایک اور وزیر پہلے وزیر کا مخالف اور تنگ دل تھا وہ خیر خواہی جتانے کے انداز میں بولا۔ یہ بات ہرگز مناسب نہیں ہے کہ کسی بادشاہ کے وزیر اسے دھوکے میں رکھیں اور سچ کے سوا کچھ اور زبان پر لائیں اور سچ یہ ہے کہ قیدی حضور کی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔ غصہ ضبط کرنے اور بھلائی سے پیش آنے کی بات نہ کر رہا تھا۔

وزیر کی یہ بات سن کر نیک دل بادشاہ نے کہا ''اے وزیر! تیرے اس سچ سے جس کی بنیاد بغض اور کینے پر ہے تیرے بھائی کی غلط بیانی بہتر ہے کہ اس سے ایک شخص کی جان بچ گئی۔ یاد رکھ! اس سچ سے جس سے کوئی فساد پھیلتا ہو وہ جھوٹ بہتر ہے جس سے کوئی برائی دور ہونے کی امید ہو۔

وہ سچ جو فساد کا سبب ہو
بہتر ہے نہ وہ زباں پہ آئے
اچھا ہے وہ کِذب ایسے سچ سے
جو آگ فساد کی بجھائے

حاسد وزیر بادشاہ کی یہ بات سن کر بہت شرمندہ ہوا۔ بادشاہ نے قیدی کو آزاد کر دینے کا فیصلہ بحال رکھا اور اپنے وزیروں کو نصیحت کی کہ بادشاہ ہمیشہ اپنے وزیروں کے مشورے پر عمل کرتے ہیں۔ وزیروں کا فرض ہے کہ وہ ایسی کوئی بات زبان سے نہ نکالیں جس میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ اس نے مزید کہا:

''یہ دنیاوی زندگی بہرحال ختم ہونے والی ہے۔
کوئی بادشاہ ہو یا فقیر سب کا انجام موت ہے۔
اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی شخص کی
روح تخت پر قبض کی جاتی ہے یا فرشِ خاک پر۔''

وضاحت: حضرت سعدیؒ کی یہ حکایت پڑھ کر سطحی سوچ رکھنے والے لوگ یہ نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں کہ مصلحت کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے۔ لیکن یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں۔ حکایت کی اصل روح یہ ہے کہ خلق خدا کی بھلائی کا جذبہ انسان کے تمام جذبوں پر غالب رہنا چاہئے اور جب یہ اعلیٰ و ارفع مقصد سامنے ہو تو مصلحت کے مطابق رویہ اختیار کرنے میں مضائقہ نہیں۔ جیسے جراح کو یہ اجازت ہے کہ فاسد مواد خارج کرنے کے لئے اپنا نشتر استعمال کرے۔ کسی انسان کے جسم کو نشتر سے کاٹنا بذاتِ خود کوئی اچھی بات ہرگز نہیں ہے۔ لیکن جب جراح یہ عمل کرتا ہے تو اس کی قابلیت سمجھا جاتا ہے۔

(حکایات گلستان سعدی ص12 تا14)

☆☆☆☆

کامیاب زندگی کے لئے 9 کارآمد ٹپس

اپنی ذات کو اہمیت دیں

آپ اس وقت تک اطمینان محسوس نہیں کر سکتے جب تک آپ کے اندر خود اعتمادی نہ ہو۔ اپنی ذات پر بھروسہ اور اس کی اہمیت کا احساس ایک خوش گوار زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ آپ اپنی ذات کو اپنے عمل اور رویے کی مدد سے منوانے تک بے چینی اور بے سکونی کا شکار رہیں گے۔ اگر آپ خود کو اہمیت دیں گے تو آپ کو اپنی مرضی اور پسند کے مطابق کام کرنے کے لئے آزادی حاصل ہوگی۔

دل کی آواز سنیں

بعض اوقات ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ خود ثابت ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار منزل پانے کے لئے ہر قسم کے وسائل میسر ہونے کے باوجود آپ اندرونی طور پر مزاحمت محسوس کرتے ہیں اور اس وجہ سے کامیابی آپ کے قدم چومنے سے گریزاں رہتی ہے۔ اگر آپ زبردستی خود کو کسی کام میں دھکیلنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو قدم قدم پر رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جنہیں ذہن میں رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کون سی رکاوٹیں عبور کر سکتے ہیں اور کون سی آپ کے بس سے باہر ہیں۔ لہٰذا وہ کام کریں جن سے آپ اچھی طرح واقف ہیں اور جن میں آپ کی دلچسپی ہے۔

خود پہ بھروسہ رکھیں

کسی بھی کام کے لئے ذات کی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ کو وہ کام کرنے پہ راغب کرتی ہے۔ کسی بھی ہدف کو پانے کے لئے دوسروں کی مرضی پر انحصار کرنے کے بجائے خود پر بھروسا کریں۔

زیادہ حساس مت بنیں

انسان کے ذہن میں بہت سی خود ساختہ حدود اور پابندیاں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ سوچ لیتے ہیں کہ لوگ آپ کے قد، مٹاپے گنجے پن اور اس قسم کی دیگر چیزوں کا مذاق اڑائیں گے تو آپ ہر وقت پریشان رہیں گے۔ اگر آپ ایسی باتوں کو محسوس کرنا چھوڑ دیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ جیسے لوگ بھی آپ کی جانب توجہ نہیں دیتے۔ دوسروں کی باتوں کو حد سے زیادہ اہمیت دینا ذاتی زندگی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔

خوش رہیں

مزاح انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ مزاح اور ہنسی وہ حیرت انگیز ہتھیار ہیں جو سنجیدہ حالات میں بھی مسکرا دینے کا ظرف پیدا کرتے ہیں۔ اگر ذہن ہر

وقت منفی سوچوں کی آماجگاہ بنا رہے گا تو زندگی مشکل لگنے لگے گی۔ جب آپ کسی بھی مسئلے کو خود پر سوار نہ کریں تو اس کا حل تلاش کرنا آسان ہوتا ہے اور اس طرح مسئلے پر فوری قابو پایا جاسکتا ہے۔

غصے کو جانے دیں

غصہ ایک تیزاب ہے جو اس برتن کے لئے زیادہ نقصان دہ ہے جس میں اسے رکھا گیا ہے۔ غصہ اکثر اوقات بہت فضول قسم کی وجوہات پر بھی آجاتا ہے جس کی وجہ سے اکثر معاملات ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔ غصے سے آپ کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کی بجائے خود اپنی ذات کے دشمن بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اوقات متعلقہ شخص کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا جب کہ آپ اندر ہی اندر کڑھتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کو کسی سے کوئی شکایت ہے تو اس سے بات چیت کر کے جھگڑا ختم کریں۔

زیادہ توقعات مت لگائیں

یاد رکھیں کہ ہر چیز پر صرف آپ کا حق نہیں۔ جب آپ چھوٹے ہوتے ہیں تو آپ کے والدین آپ کو تمام ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں۔ جیسے جیسے آپ بڑے ہوتے جاتے ہیں، مختلف چیزوں پر آپ کا استحقاق بڑھ جاتا ہے۔ یہ یقین آپ کی زندگی میں مایوسی پیدا کرتا ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ آپ کو توقعات کے مطابق سہولیات زندگی ملیں۔

خود انحصاری اپنائیں

اپنی زندگی کو کوئی انداز دینا آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ جو کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے آپ کو کوشش کرنا ہوگی۔ آپ اپنی زندگی کا رخ خود متعین کر سکتے ہیں۔ مختلف راستہ اختیار کرنے پر ردعمل بھی آسکتا ہے۔ دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں یا کیا سوچتے ہیں؟ یہ باتیں آپ کو حقیقت سے دور کر دیں گی اور آپ کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بنیں گی۔ اپنی دلچسپی اور توجہ اپنے مقصد پر ہی مرکوز رکھیں۔

دوسروں کی مدد کریں

اطمینان اور خوشی حاصل کرنے کا ایک آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ کسی دوسرے شخص کی مدد کی جائے یا کسی کے چہرے پر مسکراہٹ لائی جائے۔ یہ لوگوں کے درمیان اخلاقیات کو پروان چڑھانے کا ایک بہترین راستہ بھی ہے۔ کسی کی مدد کرنے سے خود آپ کو بھی اچھا محسوس ہوگا اور دوسرا شخص بھی آپ کا شکر گزار ہوگا۔

وہ کریں جو آپ کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیں اور خود میں مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کریں۔ اپنی منزل اور ہدف تک پہنچنے کے لئے مشکل راستے سے مت گھبرائیں بلکہ تمام مزاحمتوں اور رکاوٹیں کو عبور کرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ (ماخوذ)

☆☆☆☆

الفریڈ نوبل، اگر آج زندہ ہوتا تو۔۔۔

الفریڈ نوبل کون تھا؟ ایک غریب گھرانے میں آنکھ کھولنے والا بچہ، ایک باہمت نوجوان جسے ساری عمر سر کا درد لاحق رہا مگر ایسا ہمت والا کہ عمر بھر سر پر پٹی باندھے اپنے کام میں مگن رہتا۔ سائنس اور تحقیق کے کام میں۔ اس نے بارود پر کام کیا۔ اس نے ڈائنامائیٹ ایجاد کر لیا۔ اس ایجاد کو اپنے نام سے پیٹنٹ کروانے کے بعد اس نے اس ڈائنامائٹ سے ڈھیروں دولت کمائی۔ مرتے وقت وصیت کر گیا کہ اس کی ساری دولت کا انتظام ایک ٹرسٹ کرے اور اس کی دولت سے سائنس اور تحقیق کے اعلیٰ کام کرنے والے سائنسدانوں کو انعام سے نوازا جائے تا کوئی سائنسدان فنڈز کی کمی کے باعث سائنس اور تحقیق کی دنیا کو خیر باد نہ کہہ دے۔ شاید اسے یہ احساس بھی تھا کہ اس کی زیادہ تر ایجادات عام طور پر انسانوں کی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہیں۔ بہر حال الفریڈ نوبل کی اس عظیم وصیت کا نتیجہ ہے کہ آج ہر سال فزکس، کیمسٹری، میڈیسن، ادب اور امن کے لئے اعلیٰ ترین کام کرنے والے افراد کو اس انعام سے نوازا جاتا ہے اور الفریڈ نوبل کے نام پر اس انعام کا نام نوبل پرائز تجویز کیا گیا ہے۔ یوں اس کا نام آج بھی زندہ ہے۔ نوبل پرائز ایک گولڈ میڈل، ایک تعریفی سرٹیفکیٹ اور ایک خطیر رقم پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ انعام کسی ذاتی پسند اور ترجیحات کی بنیاد پر نہیں دیا جاتا۔ مختلف ذرائع سے پہلے ہر شعبہ میں ہر اچھا اور قابلِ ذکر کام انجام دینے والے افراد کی نامزدگیاں عمل میں آتی ہیں۔ مختلف کمیٹیاں ہر پہلو سے نامزد افراد کے کام کو جانچتی ہیں۔ پھر کسی بھی شعبہ میں اس سال کے لئے کسی ایک یا ایک سے زائد فرد یا افراد کو نوبل انعام کا حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ مہذب دنیا جانتی ہے کہ نوبل پرائز کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔ بلاشبہ یہ آج کی مہذب دنیا کا اہم ترین اعزاز ہے۔ علم دوست اقوام اسے اپنے ماتھے کا جھومر سمجھتی ہیں۔ مختلف کھیلوں کے ورلڈ کپ، چیمپین شپس، اولمپکس، مقابلہ تن سازی، مقابلہ ہائے حسن اور آسکر ایوارڈز کی اہمیت اپنی جگہ لیکن یہ سارے مل کر بھی ایک نوبل پرائز کا نعم البدل نہیں۔ نوبل پرائز کے سامنے ہر دوسرا دنیاوی انعام ہیچ ہے اس لئے کہ کسی بھی شعبہ میں کسی بھی ہستی کو دیا جانے والا نوبل پرائز اس کی شبانہ روز محنت کی حوصلہ افزائی کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اس امر کا اقرار بھی ہوتا ہے کہ اس کے کام سے بنی نوع انسان کا بھلا ہوگا۔ انسانیت کے دکھ درد کم ہوں گے۔ بھوکے انسانوں کے پیٹ بھرنے کا سامان

ہو سکے گا، بے لباسوں کو تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا مل سکے گا، بنی نوع انسان کے ماتھے سے جنگ و جدل کا بدنما داغ دھل سکے گا، عورتوں، بچوں، مزدوروں اور اقلیتوں کو مساوی حقوق حاصل ہو سکیں گے۔ مصنف کا قلم ایسے ادبی شہ پارے تخلیق کرے گا جن سے نفرتیں کم ہوں گی اور محبتیں بڑھیں گی۔ بلاشبہ الفریڈ نوبل اگر آج زندہ ہوتا تو سویڈن کے شہر سٹاک ہوم میں ہر سال نوبل پرائز دیئے جانے کی پروقار تقریب اسے مزید زندہ رہنے کا حوصلہ دیتی۔ اسے اپنی اس نیکی کا اجر یقیناً خدا کے حضور حاصل ہو رہا ہوگا۔

دو نوبل پرائز ہمارے پاس بھی ہیں۔ مگر ہمیں نوبل پرائز نہیں لینا۔ ہمیں تو کرکٹ کا ورلڈ کپ جیتنا ہے، ہمارے لئے ہاکی کا میدان زیادہ اہم ہے، ہمارے ہیروز اور ہیں، ہماری ترجیحات دیگر ہیں۔ ہماری گاڑیوں، ہوٹلوں، ہوسٹلوں اور نوجوانوں کی کتابوں اور کپڑوں پر بنے ہوئے نقش و نگار ہمارے ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ فی الحال نوبل پرائز ہماری ترجیحات میں شامل نہیں ہے۔ ہم آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں مگر اپنے کرکٹرز کے لئے، ہمارے دل کے دروازے وا ہیں مگر بالی وڈ اور لالی وڈ کی چمک دمک کے لئے۔ ہم Red carpet welcome دیتے ہیں مگر گلوکاروں کو۔ نوبل پرائز ونرز کو دینے لئے ہمارے پاس جہالت اور تعصب کی دولت جو ہے۔ مجھے یقین ہے اگر آج الفریڈ نوبل زندہ ہوتا تو اپنے نوبل پرائز ونرز کے ساتھ یہ سلوک دیکھ کر وہ اپنے ایجاد کردہ ڈائنامائیٹ سے خودکشی کر لیتا۔ جھنگ کی سرزمین پر جنم لینے والے عبدالسلام نے جب گورنمنٹ کالج لاہور میں تحقیقی کام کی داغ بیل ڈالنے کی بات کی تو اسے فٹبال کلب کا صدر بنا دیا گیا۔ پھر اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب مجبوراً بیرونِ ملک چلے گئے۔ ہیرے کی قدر جوہری ہی جانتا ہے۔ مغرب نے مشرق کے اس دھتکارے ہوئے ہیرے کو پہچانا اور اس کی قدر کی۔ پھر 1979 آگیا، پاکستان کی تاریخ کا اہم سال۔ جب اسی جلاوطن پاکستانی کو نوبل پرائز دیئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ کیسا اعزاز تھا۔ ایک غریب اور ترقی پذیر قوم کی گود میں فزکس کا اعلیٰ ترین ایوارڈ۔ مغربی اقوام نے پنجاب کے اس سپوت کو اپنی شہریتیں دینے کی پیش کش کی مگر اس غیور بیٹے نے صرف ایک شناخت اپنے لئے پسند کی۔ اس کا پاکستانی ہونا۔ پھر سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں سویڈن کے بادشاہ اور دنیا بھر کے معززین کی موجودگی میں ایک پاکستانی جی ہاں ایک پاکستانی شلوار قمیص شیروانی کھسہ پہنے اور سر پر پگڑی (ہماری عزت کا نشان) سجائے فزکس کا اعلیٰ ترین انعام حاصل کرتا ہے۔ وہ لمحے آج بھی دل و دماغ کو ایک عجب سرور میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ پانچ پانیوں کی سرزمین کے اس عظیم بیٹے نے اس تقریب میں کیا کہا؟ کیسے کہا؟ آغاز کیسے کیا؟ میں اس پر کچھ نہیں کہتا۔ صاحبانِ نظر

جانتے ہیں۔ میرا سوال یہاں یہ ہے کہ ہم نے من حیث القوم اس عظیم محبِ وطن کو فخر سے own کیوں نہیں کیا؟ دنیا اس کے علم اور کام کو سراہتی ہے اور ہم ہیں کہ آج بھی اسے کھلے دل سے پاکستان کا عظیم ترین سائنسدان تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔ اس کا قصور کیا تھا؟ وہ بدعنوان تھا؟ نہیں۔ وہ غدار تھا؟ نہیں۔ وہ کاہل اور کام چور تھا؟ نہیں۔ اس نے اقربا پروری کی تھی؟ نہیں۔ وہ قانون شکن تھا؟ نہیں۔ آخر اس کا قصور کیا تھا؟ اس کا ناقابلِ معافی قصور اس کے مذہبی اعتقادات تھے۔ بھلا سائنس اور حب الوطنی کا کسی کے مذہبی اعتقادات سے کیا لینا دینا۔ سائنس مذہب اور عقیدے کے اختلاف سے بالا ہے اور وطن اگر ماں ہے تو ماں سے محبت عقیدے کی محتاج تو نہیں ہوا کرتی۔ ہمیں تو اس کے قبر پر لگے کتبے تک سے شکایت رہی۔ میرے خیال میں مذہبی رواداری کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے قومی رویوں پر نظر ثانی کریں۔

دوسرا نوبل پرائز حال ہی میں وطنِ عزیز کی ایک عظیم بیٹی، صرف پختونوں کی نہیں بلکہ پنجابیوں، بلوچوں، سندھیوں، کشمیریوں غرض سب پاکستانیوں کی ملالہ کو دیا گیا۔ امن کا نوبل انعام۔ well done Malala۔ خوشی سے اچھلنے کو دل کرتا ہے۔ یہ چھوٹی سی عمر اور اتنا بڑا انعام۔ مجھے مبارک دیں کہ میرے وطن کی مٹی نے ایسی باہمت بیٹی کو جنم دیا ہے جس پر آج اقوامِ عالم کو ناز ہے۔ علم سے محبت ہے تو ملالہ سے پیار کرو۔ ملالہ میرے وطن میں تعلیم سب کے لئے کا جیتا جاگتا اعلان ہے۔ اس نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کام کیا۔ ہم نے اسے کیا دیا؟ گولیاں۔ وہ بھی باہر چلی گئی۔ فقیر کی گدڑی کا ایک اور لعل مغرب کی جھولی میں جا پڑا۔ وہاں غیر مسلموں نے اسے تعلیم کے لئے کام کرنے اور گولیاں کھانے پر دنیا کے اعلیٰ ترین ایوارڈ سے نواز دیا۔ کیا یہ ہمارا المیہ نہیں ہے کہ ہم اپنے قابلِ قدر لوگوں سے ایسا سلوک کرتے ہیں۔ جب دنیا انہیں پھولوں کے ہار پہناتی ہے تو ہم تعصب کی عینک چڑھا لیتے ہیں۔ ملالہ کا کیا قصور ہے؟ کیا وہ بھی مختلف مذہبی عقائد رکھتی ہے؟ نہیں۔ پھر بھی زیرِ عتاب ہے۔ اے میرے وطن کے عظیم دانشورو، اے میرے نوجوانو، اے میرے مذہبی علمبردارو، اے میرے مہان سیاستدانو اور اے میرے بے عیب رہنماؤ! مجھے بتاؤ میرے وطن میں حقیقی تبدیلی کب آئے گی۔ میرٹ کا چلن کب ہوگا؟ عدل کا قیام کب ہوگا؟ میں اس وقت تک جینا چاہتا ہوں جب تک میری قوم وطن کے عبدالسلام اور ملالہ جیسے ہیروز کو بصد عزت و نیاز own نہیں کر لیتی۔ اگر میری زندگی میں ایسا نہ ہوا تو اے میری قوم میری یہ خواہش تم پر قرض رہے گی۔

☆☆☆☆

ایک اچھے کارکن کی صفات

جب تک کسی شخص میں یہ تین صفات نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔

(1) دیانت (2) محنت اور (3) علم

اگر کوئی شخص دیانت دار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اسے لگایا جائے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح پورا کر سکے گا۔ اگر علم بھی رکھتا ہے محنت بھی کرتا ہے۔ دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم اور ہنر بھی رکھتا ہے اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض کارکن میں ہر تین صفات کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

”ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے۔ ورنہ وہ کچھ پروا نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔“

علاوہ ازیں خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ ”چاہئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوٰی سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں ...... ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت کے حصہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اس جہان میں بھی اونچا کرے۔“

اس خلافت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عہدیداران اور کارکنان کو چاہئے وہ اپنے اندر انسانی خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور اپنے حُسنِ کردار گفتار اور عمل سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنائیں۔ حسد، دشمنی، بغض اور عناد سے پرہیز کریں چونکہ یہ ایک دیمک ہے جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے اسی طرح یہ باتیں انسان کو باعمل انسان نہیں بننے دیتی اور گھن کی طرح انسان کو بھی چاٹ جاتی ہیں۔ جس سے ان کے کام کرنے کی صلاحتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

اس ضمن میں حضور انور کے چند ارشادات پیش خدمت ہیں جو آپ نے عہدیداران اور نمائندگانِ مجلس شوریٰ کو خاص توجہ دلاتے ہوئے کہے۔

آپ فرماتے ہیں:

”وہ تمام عہدیداران جن کے نام الیکشن میں پیش

کئے گئے ہیں یا جن کی منظوری میری طرف سے آئے ان کو اس بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا کہ وہ اپنے ماتحت عہدیداران اور دیگر ممبران جماعت سے محبت شفقت، لحاظ اور احترام سے پیش آئیں۔ ایک موقع پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی آپ کے پاس کسی کام کی غرض سے آئے تو آپ اس کو عزت دیں، عزت سے بٹھائیں، اس کی پریشانی کا صحیح رنگ میں بغور جائزہ لیکر دور کریں اور اس کی تسلی کرائیں، اپنے کردار اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے سورۃ العمران میں فرماتا ہے:

’’اے نبی ﷺ! اس نے اپنی خاص رحمت کا سلوک فرماتے ہوئے تیرے دل میں تمام مخلوق کے لئے نرمی اور شفقت کا خاصہ رکھ دیا ہے یقیناً اگر آپ کا دل سخت گیر ہوتا تو لوگ اس طرح آپؐ کے اردگرد محبت اور عقیدت کے ساتھ ہرگز جمع نہ ہوتے ان آیات میں یہ بھی فرماتا ہے آپؐ کے متبعین غلطیاں بھی کریں گے اور آپؐ کے پاس معافی کے خواستگار ہوتے ہوئے بھی آئیں گے۔ ایسی صورت میں انہیں معاف کر دینا چاہئے۔‘‘

عہدیداران کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لئے نہیں ہوتے بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آ کر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور ان سے ہمدردی کرنی ہے۔ اور ان کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لیکر چلنا ہے تاکہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہئے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہوں گے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔ اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کر کہ خدمت دین ایک فضل الٰہی ہے میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

’’ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہء وقت کی طرف سے نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ وار ہے اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے اور ان عہدیداران میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت کرتے ہوں۔‘‘

’’خدا تعالیٰ ایک بیش بہا خزانہ ہے جو دنیا کی دولتوں سے انسان کو بے نیاز کر دیتا ہے خدا کرے ہم اپنی زندگیوں میں اپنے اس خدمت دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے خدا کو پالیں اور اس دنیا سے نفس مطمئنہ لیکر دوسری دنیا میں داخل ہوں۔ آمین‘‘

خاتونِ مشرق سے خطاب

عورتیں اقوام عالم کی بھٹک جائیں گی جب
تُو رہے گی بن کے اس طوفان میں موجِ طرب
حسن ہو جائے گا جب اوروں کا وقفِ خاص و عام
دیدنی ہو گا ترے خلوت کدے کا اہتمام
عالمِ نسواں پہ کالی رات جب چھا جائے گی
یہ ترے ماتھے کی بندی صبح کو شرمائے گی
گودیاں پھیلا کے جب مانگیں گی باصدق و صفا
عورتیں اولاد کے پیدا نہ ہونے کی دعا
مژدہ باد اے ایشیا کی دخترِ پاکیزہ تر
آنچ آئے گی نہ تیرے مادرانہ ذوق پر
صرف اک تیرا تبسم اے جمالِ تابناک
سینۂ اطفال میں پیدا کرے گا روح پاک
وہ حرارت تیرے ہونٹوں کی نہ ہو گی پائمال
جس کے شعلوں سے نکھر جاتا ہے رنگ نونہال
وہ تیری معصوم رعنائی نہ ہو گی مضمحل
بخشتی ہے نسلِ انسانی کے پہلو کو جو دل
دخترانِ مغربی کو دے نہ عورت کا خطاب
یہ مجسم ہو گئے ہیں کچھ گنہگاروں کے خواب
اک جنوں پرور بگولا ہے وہ علم بالوثوق
جس کی رو میں کانپنے لگتے ہیں شوہر کے حقوق
علم حاصل کر فقط تدبیرِ منزل کے لئے
وہ دماغوں کے لئے ہے اور تو دل کے لئے

جوش ملیح آبادی

بزمِ خواتین

عزیز قارئین مصباح! خوش وخرم رہیں۔ سلامت رہیں۔

آج کی بات:

آج مجھے چند باتیں آپ سے کہنی ہیں ذرا توجہ سے سنیئے گا۔ سبھی جانتے ہیں کہ حسد، بدگمانی، زبان کی بے احتیاطی اور بلاوجہ کے اعتراضات ایسی بدخصلتیں ہیں جن کا زہر دور دور پھیل کر دوسروں کو بھی خراب کرتا ہے اور جس میں یہ مرض جڑ پکڑ جائے اس کیلئے تو ہے ہی تباہ کُن۔ غرض جب معمولی زندگی یعنی خاندانی برادری اور محلّہ داری کے تعلقات میں یہ باتیں گھروں کا امن اُٹھا کر ان کو اُجاڑ سکتی ہیں۔ دلوں کو پھاڑ سکتی ہیں تو آپ سوچیں اور غور کریں کہ قومی، دینی، روحانی تعلقات اور نظام سلسلہ کے معاملات میں اس صورت کی دریدہ دہنی کا نتیجہ کس قدر خطرناک نہ ہوگا؟

حضرت مصلح موعود سے لیکر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تک تمام خلفائے سلسلہ اپنے اپنے زمانہ میں تلقین وتنبیہہ کرتے آئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے یہ انتہائی ضروری بھی ہے کہ حسد، بدگمانی، بدظنی اور بلاوجہ کے اعتراضات سے دور رہا جائے۔ لیکن افسوس کہ شاید ہم ان چیزوں سرسری لیتے ہیں اور ایک کان سے سنتے اور دوسرے سے اڑا دیتے ہیں۔ حالانکہ ہماری اس لاپرواہی اور غفلت سے ہمارا اپنا بھی بڑا نقصان ہوتا ہے۔......

اپنی بہنوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ خدارا اس چیز کو محض سرسری نہ لیں۔ اپنے اہل کو آگ سے بچانے کا حکم صرف مردوں کیلئے نہیں آپ کیلئے بھی ہے۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے شوہروں، اپنے بیٹوں، اپنے بھائیوں بلکہ اپنے باپوں تک کے منہ بند کر دیں۔ اگر وہ کسی مجلس یا کسی شخص کی صحبت کے زیر اثر معترضانہ باتیں کرنا شروع کریں۔

یاد رکھیں کہ خدا کے فضل سے کثرت ایسے لوگوں کی نہیں ہے مگر ایک کیڑا پلیگ کی طرح پھیل کر بہت کمزور طبائع کو لے مرنے کا موجب ہوسکتا ہے۔

میرا گھر میری جنت

ایک خوبصورت باغیچہ جس میں تروتازہ پھول دار پودے، ٹھنڈی ہوا، پرندوں کی چہچہاہٹ، سرسبز وشاداب گھاس ۔۔۔ اس کے آنگن میں ایک دلفریب عمارت جو کہ سفید رنگ کے سنگ مرمر سے بنی ہوئی دلکشی کا بہترین نمونہ

ہے۔ اس کے اندر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ تمام تر نعمتیں ہیں۔ الغرض ایک مکمل آئیڈئل گھر مگر یہ کیا میں اسے گھر کیوں کہہ رہی ہوں؟ یہ تو ایک مکان ہے گھر تو وہ ہوتا ہے جس کے مکین اچھے ہوں اور ایک دوسرے سے محبتوں کے رشتوں میں جڑے ہوئے ہوں۔

ہم میں سے کون نہیں ہے جو ایک خوبصورت گھر کی تمنا نہ رکھتا ہو اور انسانی فطرت کے مطابق ہونی بھی چاہئے۔ حقیقت کی دنیا میں بہت کم لوگ ہیں جو ایک خوبصورت محل میں رہ رہے ہوں اور ان کو وہ جنت نصیب ہو جو اس دنیاوی زندگی کی حسنات ہیں۔ بظاہر ہر چیز ہو مگر دل بے سکون، دماغ منتشر اور راحت وسکون کی تلاش میں وہ اس خوبصورت محل کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔

آپ کا گھر آپ کی جنت بن سکتا ہے کیوں کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اور حسین اور پرسکون معاشرہ ہمارے ہاتھوں میں ہے...... مگر کیسے؟

آپ ماں، بہن، بیٹی یا بیوی ہیں۔ آپ کے گھر میں بفضل خدا، باپ، بھائی، بیٹا، شوہر موجود ہیں تو آپ کا مکان نہیں گھر ہے۔

آپ کے گھر کی چار دیواری اگر سنگِ مرمر کی چاندنی جیسی چمک نہیں رکھتی مگر آپ کی محبت وفا اور عزت سے اس کی کچی اینٹیں بھی اس کی شان وشوکت میں اضافہ کرنے والی ہیں۔

آپ کے گھر میں خوبصورت باغیچہ نہیں ہے تو کیا ہوا آپ کا حسن سلوک احساس وایثار اور بیوی کا شوہر سے، بہن کا بھائی سے ماں کا بیٹے سے، بیٹی کا باپ سے شفقت اور حقیقی محبت کا تعلق آپ کے کچے صحن میں بھی وفا، ایثار، محبت اور خوش اخلاقی کے لاتعداد پھول، پھل دار پودے، رنگ، خوشبو کے انمول موتی پرو دے گا اور جو آپ کے گھر کو جنت میں تبدیل کر دے گا۔

خدارا اپنے خوابوں کو حقیقت بنانے کے لئے اپنے دل کو اپنے آج کو خوبصورت بنائیں۔ بدگمانی اور بدظنی اور بے وفائی کی بدصورتی کو اپنے گھر سے گھر کے مکینوں سے اپنے دلوں سے کوسوں دور رکھیں۔

اپنی کچی اینٹوں اپنی بنیاد کی حفاظت کریں تو مستقبل کے سنگ مرمر ثابت ہوں گے۔ ورنہ آج کا سنگِ مرمر آپ کی وجہ سے کل راکھ ہو سکتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی خوشیاں دیں اور تلاش کریں تا بڑے پائیدار، ہوا دار، خوشبودار، پھلدار دلنشین گھر نسل در نسل آپ کی پناہ گاہیں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم ہی وہ مائیں ثابت ہوں جن کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ آمین

☆☆☆☆

کام میرے تو سبھی میرا خدا کرتا ہے

ہے یہی میرا عقیدہ میرا ایماں ہے یہی
کام میرے تو سبھی میرا خدا کرتا ہے

وہ خدا آتا ہمیشہ ہے مدد کو اس کی
مال وجاں راہ میں اس کی جو فدا کرتا ہے

مانگنے پر وہ نہ کیوں دے گا رحیم و کریم
وہ تو رحمٰن ہے بن مانگے دیا کرتا ہے

نصف شب کو جو کریں گریہ وزاری
برکتیں لے لو انہیں خود وہ ندا کرتا ہے

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
بارشیں ان پہ وہ رحمت کی سدا کرتا ہے

نہیں لوٹاتا کبھی وہ خدا خالی ہاتھ
نیم لبسمل جو کوئی اس سے دعا کرتا ہے

☆☆☆☆

گھریلو ٹوٹکے

☆ پلاؤ یا بریانی کے لئے جب پیاز کے لچھے فرائی کریں تو اس میں تھوڑی سی چینی چھڑک دیں، پیاز جلدی سنہری ہو جائے گی۔

☆ سالن اگر پتلا رہ جائے تو اس میں 5 تا 6 عدد کا جو اور بادام کا پیسٹ شامل کر دیں۔ سالن گاڑھا اور خوش ذائقہ ہو جائے گا۔

☆ گریوی سے فالتو پانی خشک کرنے کے لئے دو چائے کے چمچ خشخاش توے پر ہلکا سا بھون لیں اب اس کا پیسٹ بنا کر سالن میں شامل کریں اور ہلکی آنچ پر پکا لیں، سالن گاڑھا ہو جائے گا۔

☆ پکوڑوں کو نرم بنانے کے لئے اس کے آمیزے میں دو چائے کے چمچ گرم تیل شامل کریں۔

☆ سخت پنیر کو نرم کرنے کے لئے کچھ دیر نمک ملے گرم پانی میں رکھ دیں۔

☆ بند گوبھی کو پکاتے وقت اگر اس میں روٹی کا ایک ٹکڑا رکھ دیں تو اس کی بو پورے گھر میں نہیں پھیلے گی۔

☆ کوئی بھی دال پکاتے وقت اس میں مسالحے شامل کرنے سے پہلے اگر تھوڑی سی ہلدی اور گھی یا مکھن کا ایک چمچ ڈال کر کچھ پکا لیا جائے تو بالکل منفرد ذائقے دار دال بنتی ہے۔

خواتین کے متعلق ارشادات

رسول کریم ﷺ نے عورتوں کی دینی اور دنیوی فلاح اور بہبود کے لئے جو ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ وہ اتنی قیمتی اور اس قدر فیض رساں ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے عورتیں اس دنیا میں بھی جنت کی زندگی حاصل کر سکتی ہیں۔

فرمایا: ’’جب تک محرم پاس نہ ہو نہ کوئی مرد عورت سے تنہائی میں ملے اور نہ عورت سفر کرے۔‘‘ (بخاری)

فرمایا: ’’جو عورت اپنی آرائش غیروں میں دکھاتی پھرتی ہے۔ اس کی مثال اس اندھیاری کی ہے جو قیامت کے دن ہو گی اور جس کے ساتھ کوئی نور نہ ہو گا۔ (ترمذی)

حضور نے فرمایا: ’’مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو پاک ہو۔ اور رنگ نہ کھلے۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور بو نہ کھلے۔‘‘ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کی بہن حضرت اسماء ایسے لباس میں آ گئیں جو باریک تھا۔ رسول ﷺ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا۔ اسماء سن لے جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے ٹھیک نہیں کہ اس کے اور اس کے سوا اس کا کچھ بھی دکھائی دے۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے چہرے اور سہیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا عورت اگر عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے۔ اور وہ خوشبو سونگھ لیں۔ تو عورت بدکار ہے۔ (نسائی)

فرمایا: جو عورت کنواری نہیں ہے۔ اس کا نکاح اس کے حکم لئے بغیر نہیں کیا جا سکتا اور جو کنواری ہے اس کا نکاح اس کی اجازت لئے بغیر نہیں کیا جا سکتا عرض کیا گیا۔ کنواری کی اجازت کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا اس کی خاموشی سے۔ (بخاری)

فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور لمبی کرنا چاہتا ہوں مگر بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز جلد ختم کر دیتا ہوں۔ کیونکہ جانتا ہوں ماں کو بچے کے رونے سے کیسی تکلیف ہوتی ہے۔‘‘ (بخاری)

فرمایا: ’’جو کوئی ماں اور اس کے بچے میں جدائی پیدا کرتا ہے۔ خدا قیامت کے دن اس آدمی کو اس کے چہیتوں سے جدا رکھے گا۔‘‘ (ترمذی)

فرمایا: ’’خدایا میں دو کمزوروں کے حق کی تاکید کرتا ہوں۔ یتیم کے حق کی اور عورت کے حق کی۔‘‘ (ابن ماجہ)

فرمایا: اپنی لڑکیوں کو ناپسند نہ کرو۔ کیونکہ وہ چاہنے والیاں ہیں اور بیش قیمت ہیں۔‘‘ (مسند احمد)

فرمایا: ’’جو کوئی اپنی لڑکی کو نہ زندہ دفن کرتا ہے نہ اس کی توہین کرتا ہے۔ نہ اس پر اپنے لڑکے کو فوقیت دیتا ہے۔ خدا اسے جنت میں داخل کرے گا۔‘‘ (ابوداؤد)

فرمایا۔ ’’ جس کسی نے تین لڑکیوں کو پالا انہیں شائستہ بنایا اور انہیں بیاہ دیا۔ اور ان سے بھلا برتاؤ کیا تو

اس کے لئے جنت ہے۔''

ابن عباس کی روایت ہے کہ فرمایا۔ ''مجھے دوزخ دکھائی گئی۔ تو اس میں زیادہ عورتیں تھیں۔ کیونکہ کفر کرتی ہیں۔'' عرض کیا گیا اللہ سے کفر کرتی ہیں فرمایا: ''اپنے شوہر کا کفران نعمت کرتی ہیں۔ عورت پر ساری عمر احسان کرتے رہو۔ مگر ذرا سی بھی کوئی بھول چوک دیکھ پائیگی تو جھٹ سے کہہ دے گی۔ تم نے کبھی بھی میرا کچھ خیال نہ کیا۔'' (بخاری)

اور فرمایا ''جن شرطوں کو تمہیں سب سے زیادہ پورا کرنا چاہئے۔ وہ اپنی بیوی سے تمہاری شرطیں ہیں۔'' (بخاری)

عمرو بن العاصؓ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خبر ملی ہے کہ تم روز روزہ رکھتے ہو۔ اور رات بھر نماز پڑھا کرتے ہو۔ میں نے اقرار کیا۔ تو فرمایا۔ ایسا نہ کرو روزہ بھی رکھو اور بے روزہ بھی رہو کسی رات بھر نماز بھی پڑھو اور کسی رات سو بھی رہو۔ کیونکہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے ملاقاتیوں کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ میں جان جاتا ہوں کہ تو مجھ سے کب خوش ہوتی ہے اور کب خفا ہو جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ بتائیے تو آپ یہ کیسے جان جاتے ہیں؟ فرماتا جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے۔ تو بات بات پر اس طرح قسم کھاتی ہیں۔ محمدؐ کے رب کی قسم'' اور جب تو خفا ہوتی ہے تو اس طرح قسم کھاتی ہے۔'' ابراہیم کے رب کی قسم''! حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول آپ نے ٹھیک کہا۔ لیکن میں بس اتنا ہی تو کرتی ہوں کہ آپ کا نام نہیں لیتی۔ (بخاری)

ایک شخص نے حضور سے پوچھا۔ عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا ''جو تم کھاتے ہو۔ وہی انہیں کھلاؤ۔ جو پہنتے ہو۔ وہی انہیں پہناؤ۔ نہ انہیں مارو۔ نہ ان کی صورت کو برا کہو۔ (ابوداؤد)

اور فرمایا: ''پوری دنیا تو محض لطف ہی ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا لطف نیک عورت ہے۔ (مسلم)

حضور ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کون سا مال ہے۔ جسے ہم جمع کر سکتے ہیں؟ حضور نے جواب دیا۔ ''جو مال تمہیں جمع کرنا چاہئے۔ وہ مال یہ ہیں شکر کرنے والا دل، اللہ کو یاد کرنے والی زبان، ایمان والی بیوی جو تمہاری آخرت سنوارنے میں تمہاری مدد کرے۔ (ابن ماجہ)

ثوبان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق مانگی۔ اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عورت جس کی وفات ایسی حالت میں ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوئی۔ (سنن ابن ماجہ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف جھک گیا۔ تو وہ قیامت کے دن ایسے حال میں آئیگا۔ کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ)

حسنِ انتخاب

راہِ وفا چُنی تھی بڑے اہتمام سے
جب چل پڑے تو نکلے یہ رستے عجیب سے

ہر چند کہ اعتبار میں دھوکے بھی ہیں مگر
یہ تو نہیں کسی پہ بھروسہ نہ کیا جائے

وہ الم کشوں کا ملنا وہ نشاطِ غم کے سائے
کبھی رو پڑا تبسم کبھی زخم مسکرائے

حالات نے بنا دیا حسّاس اس قدر
قطرہ جو آنکھ میں تھا سمندر لگا مجھے

بے کیفیٔ حیات کا شکوہ نہیں مگر
دکھتے ہوئے دلوں کو نہ چھیڑا کرے کوئی

میرے دل میں کئی گھاؤ ایسے بھی ہیں
جن کا درماں تری دسترس میں نہیں
ایک غم جس کی شدت ہمہ گیر ہے
تیرے بس میں نہیں میرے بس میں نہیں

گنگناتی ہوئی آتی ہیں فلک سے بوندیں
کوئی بدلی تیری پازیب سے ٹکرائی ہے

یہ زخم ہمارا اپنا ہے یہ درد متاعِ عام نہیں
اس زخم کی کوئی شکل نہیں اس درد کا کوئی نام نہیں

مناسب ہو تو اک لمحہ کو آجاؤ تصور میں
خدا شاہد ہے اب ویران گھر دیکھا نہیں جاتا

ہاں دکھا دے اے تصور! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف، اے گردشِ ایام تو

میں نے سوچا تھا اس اجنبی شہر میں زندگی چلتے پھرتے گزر جائے گی
یہ مگر کیا خبر تھی تعاقب میں ہے ایک نادیدہ زنجیرِ ہمسائیگی

کیا رخصتِ یار کی گھڑی تھی
ہنستی ہوئی رات رو پڑی تھی
غم تھے کہ فرازؔ آندھیاں تھیں
دل تھا کہ فرازؔ پنکھڑی تھی

طب وصحت

نزلہ وزکام!!

جب ناک سے پتلا مواد خارج ہونا شروع اور اس کا عمومی سبب ناک کی سوزش ہو، تو اسے طبی اصطلاح میں زکام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جب کہ اگر یہی رطوبت حلق میں ٹپکے، تو اسے نزلہ یا Catarrh کہتے ہیں۔ یہ ایک یونانی لفظ ہے، جس کے لغوی معنی ''بہنے'' کے ہیں۔ اسی طرح آج کل فلو اور انفلوئنزا جیسے امراض بھی زبان زدِ عام ہیں۔ درحقیقت یہ ایک ہی بیماری کے دو نام ہیں۔ جو وائرس یا بیکٹریا کے سبب لاحق ہو جاتی ہے۔ اسی طرح Rhinitis ناک کی لعابی جھلیوں کی سوزش یا ورم کا مرض ہے۔ ذیل میں نزلہ، زکام سے متعلقہ چند ایسے عوارض کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ جو لاحق ہونے کے سبب سخت تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

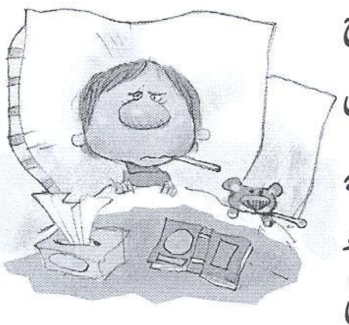

وبائی نزلہ زکام

یہ ایک چھوت والا مرض ہے جس میں ناک کی لعابی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً ناک سے پانی بہنے کے ساتھ چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ نیز صبح اٹھنے کے بعد عموماً یکے بعد دیگرے بے شمار چھینکوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جب موسم تبدیل ہو رہا ہو یعنی سرد سے گرم یا پھر بہار سے خزاں تب یہ مرض عروج پر ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات وبائی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اکثر و بیشتر پورا گھر لپیٹ میں آجاتا ہے۔ تاہم بعض افراد جو نزلہ زکام کا شکار ہو جائیں اگر وہ وزن اور قوت مدافعت میں کم زور ہیں تو سر درد اور بخار کی بھی شکایت کرتے ہیں۔ جب کہ ٹھوس طبیعت اور مضبوط قوت مدافعت والے افراد عموماً انگریزی کی یہ کہاوت دہراتے ہوئے اس مرض سے با آسانی نمٹ لیتے ہیں کہ ''زکام کے لئے دوا لیں تو یہ ہفتے میں ٹھیک ہو جاتا ہے اور نہ لیں تو سات دن لگتے ہیں۔ نزلے کے وائرس کی تعداد کم و بیش دو سو سے زائد ہے، جو سال بھر میں کسی بھی وقت اور کسی بھی موسم میں کسی کو اپنا شکار بنا سکتے ہیں۔

دائمی نزلہ زکام

جب نزلہ زکام کا باقاعدہ علاج نہ کروایا جائے یا فوری اینٹی بائیوٹک کھا کر اسے روک دیا جائے تو یہ مرض وقتاً فوقتاً حملہ آور ہونا شروع ہو جاتا ہے جیسے دائمی نزلہ

زکام کہتے ہیں۔ عموماً سر درد کے علاوہ بخار بھی ہو جاتا ہے اور مریض شدید تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔

ناک بہنا

ناک کی اندرونی لعاب دار جھلی متورم ہو جانے کے باعث ناک بہتی رہتی ہے۔ اس کی علامات میں طبیعت میں سستی، پیشانی پر جکڑن اور بوجھ محسوس ہونا، سر درد، چھینکیں، آنکھوں میں سرخی اور حلق میں درد وغیرہ شامل ہیں۔ جب کہ شدت کی صورت میں شدید کھانسی اور پیاس زیادہ لگنے کے ساتھ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ بنیادی وجوہ سرد ہوا یا نم دار موسم میں چلنا پھرنا، نم دار زمین پر بیٹھنا ٹھنڈ لگ جانا، بارش میں بھیگنا رات دیر تک سردی میں رہنا، گرم گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پی لینا یا پھر کسی بیرونی شے کا ناک میں چلنے جانا سرفہرست ہیں۔

انفلوئنزا

فلو یا انفلوئنزا کا سبب ''آرتھومکسو وائرس'' ہے۔ یاد رہے انفلوئنزا کا سبب بننے والے وائرس کی تعداد کم ہے اور یہ مرض سردیوں ہی میں لاحق ہوتا ہے۔ اس کا حملہ بھی شدید ہوتا ہے۔ جسم میں درد خصوصاً سر درد، حرارت، تھکاوٹ و کمزوری ناک بہنے اور گلے کی سوزش جیسی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مرض کی مدت بعض اوقات دو ہفتے تک بھی برقرار رہ سکتی ہے۔

سائنوسائیٹس

سائی نس دراصل کھوپڑی سے ناک کی جانب آنے والی ہڈیوں میں گڑھوں کو کہا جاتا ہے۔ سائی نس کی سوزش کافی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ یہ عارضہ کبھی خود بہ خود کبھی سردی لگنے کی وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے۔ مریض کو جھکنے، لیٹنے اور کھانسی کے دوران زیادہ درد ہوتا ہے اور ناک کا لعاب یعنی میوکس ناک سے باہر کی جانب اور کبھی کبھار اندر کی طرف بھی بہتا ہے۔ اس کا رنگ عام طور پر سبز، زرد یا مٹیالا ہوتا ہے۔ دورانِ مرض عموماً ناک بند رہتی ہے۔ نتیجتاً مریض کو کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بو اور ذائقے کی حس بھی متاثر ہوتی ہے۔ اگر بروقت علاج نہ کروایا جائے تو یہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔ نتیجتاً سر درد، مستقل نزلہ زکام رہنا، یاداشت کی کمی، بھوک کی کمی یا دیگر عوارض لاحق ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو سکے ابتدائی مرحلے ہی میں مرض پر قابو پالیا جائے۔ بہ صورت دیگر مزمن نوعیت میں یہ مرض نہ صرف انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے بلکہ علاج کا دورانیہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

چھینکیں آنا

چھینک ہمیشہ اس وقت آتی ہے جب کوئی بیرونی شے ناک کے رستے داخل ہونے لگے اور جسم قبول نہ کرے تو ردعمل چھینک کی صورت ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح نقصان

وہ شے مضر اثرات ظاہر کئے بغیر فوری طور پر خارج ہوجاتی ہے۔ سانس لینے کے اعضاء جیسے ناک، سانس کی نالی یا پھیپھڑوں میں گردوغبار یا تیز بو کا ردِعمل چھینک کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔ گویا چھینک نظام تنفس کی ناراضگی کا اظہار ہے۔ درحقیقت ہوتا کچھ یوں ہے کہ جب گردوغبار یا اسی طرح کی جوکوئی دوسری شے جو خراش دار ہو ناک میں چلی جائے تو اعصاب اس شے کی موجودگی کی اطلاع فوری طور پر دماغ تک پہنچاتے ہیں اور دماغ انتہائی سرعت سے سانس اندر لینے اور باہر خارج کرنے والے عضلات کو مخصوص پیغامات دینا شروع کرتا ہے۔ نتیجتاً متاثرہ فرد پہلے تو تیزی سے سانس اندر کی طرف لیتا ہے اور جب پھیپھڑوں میں ہوا کا دباؤ بڑھ جاتا ہے تو یہ ہوا پھیپھڑوں سے باہر نکلنے کے لئے زور آزمائی کرتی ہے اور اسی دوران اخراج کا راستہ کھل جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں میں بند ہوا شدید دباؤ کے باعث نہایت تیزی سے باہر نکلتی ہے۔ جس کے ساتھ خراش پیدا کرنے والے ذرات وغیرہ بھی ناک اور منہ کے ذریعے باہر خارج ہو جاتے ہیں۔ اس پورے عمل کو چھینک کہتے ہیں۔ چھینک میں پھیپھڑوں اور ناک سے نکلنے والی رطوبت کے تقریباً پانچ ہزار قطرے بھی خارج ہوتے ہیں اور اگر رومال وغیرہ استعمال نہ کیا جائے تو یہ قطرے تقریباً بارہ فٹ دور جاسکتے ہیں۔ اگر چھینک آتی محسوس ہو لیکن رک جائے تو ناک سورج کے عین سامنے کرلیں۔ فوراً چھینک آجائے گی۔ اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھینک محسوس ہو لیکن نہ آئے تب بھی سورج کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے ہی چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ خاص طور پر نزلے کی حالت میں۔

یاد رکھیے، زکام سے متاثرہ افراد سے کم از کم پانچ گز کے فاصلے پر رہیں ورنہ کوئی بھی اس مرض کی زد میں آسکتا ہے۔ بچوں کو سال میں پانچ سے آٹھ مرتبہ اور بالغ افراد کو سال میں ایک سے دو مرتبہ زکام کی شکایت ضرور ہوتی ہے۔ ایسی خواتین جن کی عمر اکیس سے بتیس برس کے درمیان ہو ان میں حضرات کی نسبت زیادہ جلد نزلہ زکام کا امکان ہوتا ہے۔ یہ مرض صرف سرد موسم ہی میں لاحق نہیں ہوتا، بلکہ فضا میں نمی کی کمی اور یخ بستہ ہواؤں کے چلنے سے بھی اس کے وائرس زیادہ تیزی سے پھیلتے ہیں۔ نزلہ زکام دو تین ہفتوں میں از خود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ صرف دو تہائی مریض ایک ہفتے میں صحت یاب ہوتے ہیں۔ مرض سے نجات کے لئے تین دن تک متواتر ناشتے کے دو گھنٹے بعد مچھلی کا تیل آدھا چمچ پینا فائدہ مند ہے۔ جب کہ موسم سرما میں رات کے وقت بھی آدھا چمچ استعمال کرنا اکسیر ہے۔

(ڈاکٹر جاوید اقبال)

☆☆☆☆

بزمِ ناصرات

پیاری ناصرات! خوش رہیں۔

امید ہے موسم کی رنگینیوں سے لطف اٹھا رہی ہوں گی۔ ہمارے اردگرد بکھرے رنگوں میں سے ایک رنگ ہمارا پیارا دیس پاکستان بھی ہے۔ جس جگہ لاہور میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی اس جگہ ایک یادگار مینار بنایا گیا ہے جسے ''مینار پاکستان'' کہتے ہیں۔ اس پیارے ملک پاکستان کو بنانے میں قائد اعظم محمد علی جناحؒ مرحوم اور آپ کے ساتھیوں کی انتھک کوششیں اور جانی و مالی قربانیاں شامل ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارا پیارا وطن پاکستان ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدﷺ نے وطن سے محبت کو ایمان کا حصہ فرمایا ہے لہٰذا ہمیں پاکستان سے بہت محبت کرنی چاہئے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم پاکستان میں پیدا ہوئے اور پاکستان میں پلے بڑھے جس طرح ہمارے ملک نے ہمیں تمام بنیادی سہولیات فراہم کی ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی اپنے ملک کے کچھ حقوق ادا کریں اے پاکستان ہم تیری عظمت کو سلام کرتے ہیں۔ قیام پاکستان سے پہلے والے لوگ جو ہجرت کر کے پاکستان آئے ہوئے ہیں آج بھی ان کی وطن سے محبت کی جھلک ان کی گفتگو اور ان کی پرانی یادوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ پیارے بچو ہمارے وطن میں تعلیم و تربیت کی سہولیات موجود ہیں۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ پڑھ لکھ کر اپنی قوم کے کام آئیں۔ اپنے گھر، گلی محلے، پڑھائی کے کمرے اور اسکول کی صفائی کا خیال رکھیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ہمارے بڑوں نے اس وطن کو حاصل کرنے کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں۔

وطن صرف وہی نہیں ہوتا جس میں ہم پیدا ہوتے ہیں وطن وہ بھی ہے جس ملک کے آپ شہری ہوں۔ جو ملک آپ کو حقوق دیتا ہے، سہولیات دیتا ہے وہی آپ کا وطن ہے۔ اس کے ساتھ مخلص رہیں۔ اگر بیرون ملک جرمنی، لندن، برطانیہ یا کسی اور ملک میں جا کر بستے ہیں تو اس کے قوانین وضوابط کا خیال رکھیں۔ اور اس کو اپنا وطن سمجھتے ہوئے اس سے بھی اس طرح پیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پاکستان کا قومی

دن ’’14 اگست‘‘ ہے۔

شاعر ڈاکٹر ’’علامہ محمد اقبال‘‘ ہیں۔

زبان ’’اردو‘‘ ہے۔

نعرہ ’’پاکستان زندہ آباد‘‘ ہے۔

کھیل ’’ہاکی‘‘ ہے۔

پھول ’’چنبیلی‘‘ ہے۔

پرندہ ’’عقاب‘‘ ہے۔

جانور ’’مارخور‘‘ ہے

مشروب ’’گنے کا رس‘‘ ہے۔

لباس ’’شلوار قمیض‘‘ ہے۔

فصل ’’کپاس‘‘ ہے۔

مارخور

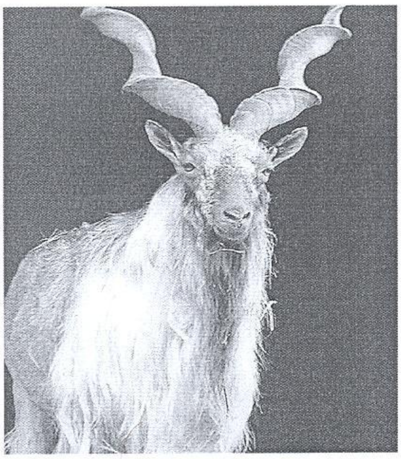

مارخور فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے سانپ کھانے والا۔ مارخور سانپ کھاتا ہے اس لئے اسے مارخور کہتے ہیں۔

بوجھو تو جانیں

میرا پاؤں اس کا پیٹ
قدموں میں جاتا ہے لیٹ

منہ کھولا کیا شکل بنائی
شکر کیا وہ جب بھی آئی

ایک نے جب دوجے کو پیٹا
دوجے نے بھی اس کو گھسیٹا

اک کھیتی کی شان نرالی
فصل ہے سب کی دیکھی بھالی
کاٹو بے شک جتنی بار
آپ سے آپ ہو پھر تیار

چیز ہے اک بالکل بے جان
منہ میں اس کے نہیں زبان
دنیا بھر کے حال بتائے
کیا سمجھے ان پڑھ نادان

رات کو آئے ہر سو گھومے
سوتے میں پیروں کو چومے

---

1) جوتا 2) چھینک 3) [illegible] 4) بال 5) اخبار 6) مچھر۔

جب چڑیا پُھر ہو گئی

ایک جنگل میں ایک چڑی مار رہتا تھا جس کا ایک بیٹا بھولو چڑیوں کا بہت شکار کرتا تھا۔ چڑیاں بھولو سے بہت ڈرتی تھیں۔

ایک روز بھولو نے ایک ننھی چڑیا کو پکڑ لیا۔ چڑیا تھی تو بہت چھوٹی، لیکن تھی بہت عقل مند اور ہوشیار! وہ لڑکے سے بولی: ''مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا؟ ننھی سی جان ہوں تم مجھے کھا نہیں سکتے، مجھ میں سے بس ایک ہی بوٹی نکلے گی جس سے تمہارا پیٹ بھی نہیں بھرے گا۔ ایسا کرو کہ تم مجھے چھوڑ دو۔ ایسی باتیں بتاؤں گی جو تمہارے بہت کام آئیں گی۔ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو دیکھنا بہت بڑے آدمی بن جاؤ گے۔''

بھولو تھا تو ہمیشہ کا بے وقوف وہ فوراً اسے چھوڑنے پر راضی ہو گیا۔ چڑیا نے بھولو سے کہا: ''مگر پہلی بات میں تمہارے ہاتھ پر بیٹھ کر بتاؤں گی۔ دوسری بات دیوار پر پہنچ کر اور تیسری بات اس وقت بتاؤں گی جب میں درخت پر بیٹھ جاؤں گی۔''

بھولو نے چڑیا کو چھوڑ دیا اور چڑیا اس کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی، پھر بولی ''سنی سنائی بات پر کبھی یقین نہ کرنا۔''

یہ کہہ کر چڑیا پھر سے اڑی اور دیوار پر جا بیٹھی اور وہاں بیٹھنے کے بعد کہا۔ ''جو چیز ہاتھ سے چلی جائے اس کا ملال نہ کرنا۔''

اتنا کہنے کے بعد چڑیا دیوار سے اڑی اور درخت پر جا بیٹھی۔ تھوڑی دیر چوں چوں کرتی رہی۔ پھر کہنے لگی۔ ''تیسری بات بتانے سے پہلے میں تمہیں ایک عجیب بات بتاتی ہوں۔ میرے پیٹ میں ایک بڑا سا لعل ہے۔ جو بہت قیمتی ہے۔ اگر تم اسے پا لیتے تو مالا مال ہو جاتے۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے، میں تمہارے ہاتھ سے نکل گئی ہوں۔'' یہ سن کر بھولو بہت پچھتایا اور رونے لگا۔ اسے روتے دیکھ کر چڑیا نے کہا ''میں نے تمہیں بتایا ہے کہ سنی سنائی بات پر یقین نہ کرنا۔ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔ میری چونچ اتنی چھوٹی ہے۔ اس سے میں بڑا لعل کیسے نگل سکتی ہوں؟ دوسرے یہ کہ اب دوبارہ تمہارے ہاتھ نہیں آ سکتی۔ پھر تمہارا پچھتانا اور رونا کیسا! میں نے تمہیں بتایا تھا کہ جو چیز ہاتھ سے چلی جائے اس کا ملال نہ کرنا۔''

بھولو کو اپنی بھول پر بہت شرمندگی ہوئی۔ وہ چڑیا سے کہنے لگا ''مجھ سے غلطی ہو گئی، اب تم تیسری بات بتاؤ۔''

چڑیا بولی تم نے میری پہلی دو باتوں پر کب عمل کیا ہے جو تیسری بات بتاؤں۔ ایسے نادان لوگوں کو اچھی باتیں بتانے کا کیا فائدہ جو اس پر عمل نہ کرے۔'' یہ کہہ کر چڑیا پھر سے اُڑی اور بھولو کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

طنزومزاح

اِدھر اُدھر سے

شاگرد کی صدارت میں

مشہور شاعر شکیل بدایونی، جگر مراد آبادی کے شاگرد تھے اور ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ ایک بار راندیر (سورت) میں شکیل بدیوانی کی صدارت میں مشاعرہ میں بیرونی شعرا میں حضرت جگر مراد آبادی تشریف لائے۔ مشاعرہ شروع ہونے سے پہلے شکیل نے مائک پر آکر کہا: ’’چوں کہ جگر صاحب میرے بزرگ ہیں، اس لئے اس مشاعرے کی صدارت کرنے کی گستاخی نہیں کرسکتا۔‘‘

جگر صاحب نے فوراً مائک ہاتھ میں لیا اور کہا: ’’اگر شکیل مجھے اپنا بزرگ تسلیم کرتے ہیں تو بحیثیت استاد میں انہیں حکم دیتا ہوں کہ وہ مشاعرہ کی صدارت کریں۔‘‘

شکیل مجبور ہوگئے۔ تمام شاعر جب کلام پڑھ چکے اور صرف دو شاعر باقی رہ گئے۔ یعنی جگر صاحب اور خود شکیل جو صدر تھے۔ اس لئے آخری شاعر کے فوراً بعد شکیل مائک پر اپنا کلام سنانے آگئے۔ تاکہ جگر صاحب سب سے آخر میں کلام سنائیں۔

لیکن جگر صاحب اُٹھ کر مائک پر آگئے اور کہنے لگے: ’’آپ صدر ہیں، آپ سب سے آخر میں اپنا کلام سنایئے گا۔‘‘

اس پر شکیل فوراً بولے: ’’جگر صاحب! اگر آپ مجھے صدر مانتے ہیں تو میں بحیثیت صدر آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ سب سے آخر میں کلام سنائیں گے۔‘‘

محفل میں قہقہے بلند ہوئے اور جگر صاحب کو شکیل کی بات ماننی پڑی۔

☆☆☆☆

مشورہ

ایک بہت ہی پیاسا کوّا گرمیوں کے موسم میں پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھوم رہا تھا۔ آخر اسے ایک جگہ پانی کا مٹکا نظر آیا۔ اس کو دیکھ کر وہ بہت ہی خوش ہوا، لیکن یہ دیکھ کر مایوسی ہوئی کہ پانی بہت ہی نیچے فقط مٹکے کی تہہ میں تھوڑا سا ہے۔ سوال یہ تھا کہ پانی کو کیسے اوپر لائے اور اپنی چونچ تر کرلے۔ اتفاق سے اس نے حکایاتِ لقمان پڑھ رکھی تھی۔ پاس ہی بہت سے کنکر پڑے تھے۔ اس نے ایک ایک کر کے اس میں ڈالنا شروع کیا۔ کنکر ڈالتے ڈالتے اس کی سانس پھول گئی۔ پیاسا تو تھا ہی نڈھال ہوگیا۔ مٹکے کے اندر نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہے کہ کنکر ہی کنکر ہیں۔ سارا پانی کنکروں نے ہی پی لیا ہے۔

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا: ''ہت تیرے لقمان کی۔''

پھر بے سدھ ہو کر زمین پر گر گیا اور مر گیا۔ اگر وہ کوّا کسی بوتل کے اسٹال سے ایک نلکی (straw) لے آتا تو مٹکے کے منہ پر بیٹھا بیٹھا پانی چوس لیتا۔ اپنے دل کی مراد پالیتا، ہرگز جان سے نہ جاتا۔ (تحریر: ابن انشاء)

☆☆☆☆

لیڈر

روس کے سابق صدر خروشیف ایک مرتبہ بہت بڑے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے روسی لیڈر اسٹالن پر تنقید کر رہے تھے۔ خروشیف نے اسٹالن کے ظلم و جبر اور زیادتیوں کی ایسی داستانیں سنائیں کہ مجمع دم بخود رہ گیا۔ مجمع میں کسی نے ایک چھوٹے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا: ''حضور! یہ سارے مظالم ہو رہے تھے، اس وقت آپ کیا کر رہے تھے؟ آپ نے اس ظلم و جبر کے خلاف کیا اقدام کیئے؟'' اور اس کاغذ کے ٹکڑے کو آگے بڑھا دیا۔

یہ ٹکڑا خروشیف تک پہنچ گیا۔ خروشیف نے اسے پڑھا اور تھوڑی دیر کے لئے سکوت اختیار کیا۔ ایسا معلوم ہوا گویا وہ لاجواب ہو گئے ہیں، لیکن ذرا دیر کی خاموشی کے بعد انہوں نے کہا: ''جس نے یہ سوال کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے!''

سوال کرنے والا خاموش رہا۔ خروشیف نے پھر کہا: ''جس شخص نے یہ سوال کیا ہے، اپنی جگہ پر کھڑا ہو جائے!'' یہ سوال کرنے والا پھر خاموش رہا۔

اس پر خروشیف نے جواب دیا: میں بھی اسٹالن کے ظلم و ستم کے دور میں یہی کچھ کر رہا تھا۔''

☆☆☆☆

مادری زبان

ایک دانا کا قول ہے، جو تھوڑی بہت ملاوٹ کے بعد ہم تک پہنچا ہے: ''آدمی کیسا ہی ہفت زبان کیوں نہ ہو۔ گالی، گانے اور گنتی کے لئے اپنی مادری زبان ہی استعمال کرتا ہے۔''

ہمارے بڑے بڑے ماہرین معاشیات اپنی رپوٹیں اور تقریریں انگریزی میں لکھتے ہیں، لیکن میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ گورنر اسٹیٹ بینک بھی نوٹ اردو میں ہی گنتے ہوں گے۔'' (تحریر: مشتاق احمد یوسفی)

☆☆☆☆

مسکرائیں

ماہر نفسیات: ''مبارک ہو، آپ کا علاج مکمل ہو گیا ہے۔ اب آپ بالکل ٹھیک ہیں۔''

دماغی مریض: ''کیا فائدہ آپ کے علاج سے پہلے میں ملک کا وزیر اعظم تھا اب ایک عام سا آدمی ہوں۔''

☆☆☆☆

داخلہ جامعہ احمدیہ کے لئے ابھی سے تیاری کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال سینکڑوں احمدی نوجوان سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفائے کرام کی نصائح کے مطابق اپنی زندگیاں خدمت دین کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ یہ قوت ایمانی اور جذبہ قربانی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور نظام خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے۔ تاہم زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخلہ لینے کے خواہش مند نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش اور تیاری بھی شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

''اگر ان کا (جہاد پر) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ضرور اس کی تیاری بھی کرتے'' (سورۃ التوبہ آیت 46)

حسب معمول جامعہ احمدیہ میں داخلے کے لئے انٹرویو اگست میں ہوں گے جس کے لئے باقاعدہ درخواستیں یکم مئی 16ء سے وصول کی جائیں گی۔ یاد رہے کہ داخلہ کے لئے میٹرک پاس طلباء کی عمر 18 سال اور ایف اے پاس طلباء کی عمر 19 سال مقرر ہے۔ دسویں اور بارہویں جماعت کے جو نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ

☆ جلد از جلد وقف کا حتمی فیصلہ کریں اور اس کے لئے بطور خاص باقاعدگی سے دعا کریں۔

☆ پنجگانہ نماز باجماعت کا پورا اہتمام کریں۔

☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہیں۔

☆ وکالت تعلیم کو بھی اپنے اس نیک ارادہ سے مطلع فرمائیں تا کہ انہیں تفصیلی ہدایات اور داخلہ فارم وغیرہ بروقت بھجوایا جاسکے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار بھی بلند تر ہو رہا ہے۔ امیدواران کی میرٹ لسٹ میٹرک / ایف اے میں حاصل کردہ نمبروں داخلہ کے لئے تحریری امتحان، انٹرویو میں کارکردگی کی بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ طبی معائنہ کی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی لازمی ہے۔

داخلہ ٹیسٹ دینی معلومات، معلومات عامہ کو جانچنے کے لئے لیا جاتا ہے۔ انٹرویو بنیادی طور پر قرآن کریم ناظرہ، دینی معلومات، اردو اور انگریزی میں استعداد کا جائزہ لینے کے لئے ہوتا ہے۔ ان سب کی بھرپور تیاری کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تیاری ابھی سے شروع کر دی جائے۔ اور روزانہ اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت مقرر کر لیا جائے۔ اس سلسلے میں اپنی جماعت میں متعین مربیان / معلمین کرام سے استفادہ کرنا بہت مفید ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ان کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا بے حد اہم اور ضروری ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ باقاعدگی اور توجہ سے سننا اور جماعتی اخبار و رسائل کے مطالعہ کی عادت نہایت اہم ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو ہمت اور توفیق عطا کرے کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اخلاص و وفا سے قدم آگے بڑھائیں۔ آمین

یادِ رفتگان

میری پیاری والدہ

محبتوں کا سمندر دعاؤں کا خزانہ میری والدہ مکرمہ طاہرہ منظور صاحبہ 15 فروری 2011ء کو 61 سال کی عمر میں بیلجیئم میں وفات پا گئیں۔ میری والدہ سراپا محبت تھیں۔ ابا جان کی وفات کے وقت امی جان کی عمر صرف 27 سال تھی۔ زندگی کا یہ کٹھن مرحلہ امی نے بہت حوصلہ اور صبر کے ساتھ گزارا۔ ہمیں کبھی باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔

اپنی بہن یعنی ہماری خالہ کو اپنی بیٹی دے دی۔ (کیونکہ خالہ کے کوئی اولاد نہ تھی۔) والدہ صاحبہ نے ہمیشہ کمال صبر کا مظاہرہ کیا اور ساری زندگی اس کا احسان نہیں جتایا۔ امی جان بہت مہمان نواز تھیں۔ مہمان کے گھر قدم رکھتے ہی اس قدر خوشی کا اظہار کرتیں کہ میں حیرت سے امی کو دیکھتی رہ جاتی۔ انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق تھیں اپنے قریبی رشتہ دار ہوں یا غیر سب کے ساتھ محبت بھرا سلوک کرتیں۔

پیاری امی جان کو جماعت اور خلافت سے بہت لگاؤ تھا۔ نمازوں کی پابند تہجد گزار اور قرآن کریم سے بے انتہا محبت تھی اپنی ہوش سنبھالنے کے وقت سے میں نے اپنی والدہ کو کبھی نماز چھوڑتے نہیں دیکھا۔

آپ دو سال ٹرن پارٹ (بیلجیئم) لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ کوئی بھی موقع ہو آپ کو کسی بھی خدمت کے لئے بلایا گیا ہو کبھی انکار نہیں کیا۔ اور دینی کاموں کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں۔ ہمیں بھی ہر وقت خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی تلقین کرتی تھیں۔ کھلے دل سے صدقہ خیرات کرتی تھیں۔

وفات سے چند روز قبل مجھے فون پر کہنے لگیں کہ بیٹا زندگی کا کچھ پتہ نہیں میری وفات کے بعد توفیق کے مطابق میرا چندہ دیتی رہنا۔ اور میری قبر پر دعا کے لئے ضرور آیا کرنا۔

چند دنوں بعد بہن کا فون آیا کہ امی کی طبیعت خراب ہے۔ بلڈ پریشر اور شوگر جیسے عوارض کے ساتھ انہیں فالج کا اٹیک ہوا نو دن قومہ میں رہنے کے بعد آخر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆

میری امی جان

یوں تو ہر انسان کو اپنی ماں بہت پیاری لگتی ہے اور یہ ایک سدا بہار سایہ ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنی والدہ کو ایک رحم دل دوسروں کا ہمدرد، نرم خو اپنی جماعت سے وابستگی اور خلافت سے محبت میں سرشار پایا۔ انہوں نے اپنی اولاد کی تربیت بھی انہی خطوط پر کی۔

میری امی مکرمہ امتہ الحمید بشریٰ زوجہ مرزا معین الدین فیصل آباد 18 دسمبر 1937ء کو مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئیں۔ ابھی دس سال کی ہی تھیں کہ پاکستان بننے کے بعد اپنے خاندان کے ہمراہ ہجرت کر کے راولپنڈی رہائش پذیر ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم کینٹ بورڈ ہائی سکول میں پائی اور کوئٹہ سے جہاں ان کے والد مکرم سرکاری ملازم تھے S.V کا کورس اعلیٰ پوزیشن میں پاس کر کے اپنے ہی سکول میں بطور ٹیچر تعینات ہوگئیں۔

راولپنڈی سے جب سرگودھا شفٹ ہوئے تو انہوں نے پی۔ اے ایف نیشنل گرلز ہائی سکول میں اپنی خدمات کی ابتدا کر کے تعلیم دینی شروع کی۔ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔ خلافت سے محبت ان کا ایک نمایاں وصف تھا۔

6 اگست 2013 کو وفات ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

امتہ النور کی یاد میں

جو گھڑی اس شام کی کرب و بلا دے کر گئی
اک معمہ ہے جو ہم سب کو قضا دے کر گئی

کیسے کیسے زخم سہہ کر بھی رہی خاموش وہ
کوئی شکوہ نہ کیا نہ ہی گلہ دے کر گئی

خود اندھیروں میں رہی وہ روشنی کو بانٹ کر
اس طرح وہ شہر ظلمت کو ضیا دے کر گئی

خود نہ آ سکتی تھی ملنے کو وہ شاید اس لئے
آج پھر یادیں کئی اس کی صبا دے کر گئی

میرے بچوں کا خدا حافظ رہے گا عمر بھر
اس یقیں کے ساتھ وہ ان کو دعا دے کر گئی

ہم نے رکھا ہی نہیں اس کی حفاظت کا خیال
اس لئے طاہرؔ ہمیں وہ اک سزا دے کر گئی

☆☆☆☆

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب پیدا ہونے والے بچوں کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک بخت خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے تمام بچوں کو کامیابیاں مبارک کرے اور ترقیات عطا کرے۔ تمام رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمرّ بہ ثمرات حسنہ کرے۔ سب کے مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے اور دینی ودنیوی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

ولادت

اسلام آباد: (1.9) نسرین حمید صاحبہ دوسرے نواسے کی پیدائش کی خوشی میں۔

ربوہ: (دارالفتوح شرقی) کلثوم شفیق صاحبہ بیٹے کی پیدائش اور نیک صالح ہونے کے لئے۔ (فیکٹری ایریا احمد) امتہ الجمیل طاہر صاحبہ پوتے کی پیدائش کی خوشی میں۔ (دارالعلوم وسطی) منصورہ صدیق صاحبہ اپنی پوتی کی پیدائش کی خوشی میں۔ (دارالنصر شرقی محمود) امتہ الہدیٰ صاحبہ اپنے بیٹے کی ولادت اور صحت وسلامتی کے لئے۔

کراچی: (عزیز آباد) بشریٰ مستجاب صاحبہ پوتی کی پیدائش پر، (مجلس بلدیہ ٹاؤن) صفیہ ظفر اللہ صاحبہ 16 سال بعد بیٹے کی ولادت پر اور بچے کی درازیٔ عمر کے لئے۔

لاہور: (فیصل ٹاؤن 1) نسیم حسن صاحبہ نواسے کی پیدائش اور بھتیجی کے باہر جانے کے لئے۔ (فیصل ٹاؤن 3) لبنیٰ عابد صاحبہ نواسے اور نواسی کی پیدائش کی خوشی میں۔ (ویلنشیاء) فرزانہ نعیم صاحبہ نواسیوں کی پیدائش کی خوشی میں، مبشرہ منصور صاحبہ نواسے کی پیدائش کی خوشی میں، (N.F.C) امتہ الصبور پوتی کی پیدائش کی خوشی میں۔

آمین وکامیابی

ربوہ: (دارالیمن وسطی، حمد) نورین آصف لندن میں میاں کا کیس پاس ہونے کی خوشی میں، (دارالرحمت وسطی) باسط رفیق احمد ناصر صاحبہ بیٹیوں کی کامیابی کے لئے۔ (دارالشکر جنوبی) پروین ظہیر صاحبہ بیٹی کے قرآن پاک مکمل ہونے پر۔ (دارالبرکات 1) شازیہ بشارت صاحبہ میاں کی پرموشن ہونے کی خوشی میں۔

کراچی: (عزیز آباد) فریحہ وسیم صاحبہ بیٹے کے قرآن کا پہلا دور مکمل کرنے پر۔ (ڈرگ روڈ) مبشرہ طاہر صاحبہ بیٹی کے قرآن کا پہلا دور مکمل ہونے پر۔ (گلشن عمیر) امتہ الحفیظ بٹ صاحبہ بیٹے کا کیس کامیاب ہونے کی خوشی میں۔ (گلشن اقبال غربی) شاہانہ حفیظ صاحبہ بیٹی کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ (گلشن اقبال غربی) شازیہ سلام صاحبہ بیٹے کے قرآن کا پہلا دور مکمل ہونے پر۔

لاہور: (ماڈل ٹاؤن 2) زینب انوار صاحبہ بیٹی کے O.Level میں نمایاں کامیابی اور مزید ترقیات کے لئے۔ (گرین ٹاؤن) نصرت یوسف صاحبہ بیٹی کے قرآن مجید ختم کرنے پر دعا کے لئے۔ (ریونیوسوسائٹی) عریبہ احمد صاحبہ امتحان میں کامیابی کی خوشی میں۔ عریسہ احمد صاحبہ امتحان میں نمایاں کامیابی پر۔ (واپڈا ٹاؤن) جمیلہ صاحبہ اپنی بیٹیوں کی امتحان میں کامیابی پر۔

نکاح وشادی

اسلام آباد: (G.15) شائستہ عزیز صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں۔ خالدہ اقبال صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں۔

ربوہ: (دارالرحمت غربی) سدرہ آفتاب صاحبہ اپنا رشتہ بابرکت ہونے کے لئے، (رحمٰن کالونی) امتہ القیوم صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں، (دارالنصر شرقی محمود) نصیرہ عزیز صاحبہ بیٹے کی شادی کے لئے، (بشیر آباد) شاہدہ ناز صاحبہ بیٹی کی شادی کی خوشی میں۔

(دارالصدر شمالی ہدیٰ) شائستہ عجاز صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں، (دارالعلوم وسطی) منصورہ صدیق صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں، (دارالفتوح شرقی) فرخندہ طاہر صاحبہ بیٹی کی شادی اور بیٹے کی منگنی بابرکت ہونے کے لئے، (باب الابواب شرقی) سارہ طوبیٰ طاہر صاحبہ اپنی شادی بابرکت ہونے کے لئے۔

کراچی: (عزیز آباد) امتہ الصبوح صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں، فرحت ہادی صاحبہ بیٹی کی شادی کی خوشی میں، (بلدیہ ٹاؤن) امتہ اللہ محمود صاحبہ بیٹے کی شادی کی خوشی میں،

لاہور: (فیصل ٹاؤن 2) امتہ المتین صاحبہ بیٹی کی شادی کی خوشی میں، امتہ المتین صاحبہ بیٹے کے نکاح بابرکت ہونے کے لئے، ثمینہ نعیم صاحبہ بیٹی کی منگنی بابرکت ہونے کے لئے، امتہ الحمید صاحبہ بیٹے کی شادی بابرکت ہونے کے لئے (قائداعظم 2) راشدہ وسیم صاحبہ بیٹے کی شادی بابرکت ہونے کے لئے، (جوہر ٹاؤن 2) سعدیہ کلیم صاحبہ بیٹے کی شادی بابرکت ہونے کے لئے۔

شیخوپورہ: (شہر) مجیدہ بیگم صاحبہ بیٹی کی شادی بابرکت ہونے کے لئے۔

متفرق

فیصل آباد: (حاجی آباد) سلمٰی نعیم صاحبہ اپنی اور اہل عیال کی صحت وسلامتی کے لئے۔

گوجرنوالہ: (کینٹ) شاہدہ نصیر صاحبہ بیٹے کی لمبی عمر اور کاروبار میں ترقی کے لئے اور پوتے پوتیوں کی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے، ثریا بیگم صاحبہ اپنے پوتے کی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے، اور پوتے کے پانچ سال کا ہونے پر، بشریٰ بیگم گھمن صاحبہ پوتے اور پوتی کی لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے،

امریکہ: بسمیرا زبیر صاحبہ اپنے بیٹیوں کی صحت وسلامتی اور لمبی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے،

بدین: (شہر) ممبرات مجلس عاملہ جماعت کی ترقیات

کے لئے۔

اسلام آباد: (قیادت غربی 2) صباحت حفیظ صاحبہ اہل خانہ کی صحت وسلامتی کے لئے۔ (1.8) ذائنہ خان صاحبہ اہل خانہ کی صحت و سلامتی کے لئے۔ (بیت العطاء) ممبرات لجنہ مجلس جماعت کی ترقیات کے لئے۔ صدر اور مرکزی عاملہ جماعت کی ترقیات کے لئے۔ (G.9) طیبہ خاکی صاحبہ اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے۔

شادیوال: ممبرات لجنہ مجلس جماعت کی ترقیات کے لئے۔

لاہور: (دارالذکر) ظل ہما صاحبہ جرمنی جانے کی خوشی میں، نصرت عقیل صاحبہ بچوں کی صحت وسلامتی کے لئے۔ امتہ الجمیل کوکب صاحبہ بیٹی کے ملک سے باہر جانے کے لئے، (گلشن پارک) ممبرات حلقہ جماعت کی ترقیات کے لئے، (کریم پارک، نور نگر، چاہ میران) سے ممبرات لجنہ دعا کے لئے۔

ربوہ: (دارالنصر شرقی محمود) مسرت ذکاء صاحبہ بیٹے کے جرمنی خیر و عافیت سے پہنچ جانے کی خوشی میں، (دارالصدر جنوبی 3) امتہ المنان صاحبہ دعا کے لئے، (دارالبرکات 2) نصرت مبارک صاحبہ پوتے کی صحت و سلامتی کے لئے، (دارالنصر شرقی نور) توقیر بانو صاحبہ بیرون ملک مقیم بچوں کے لئے، (دارالنصر شرقی محمود، دارالعلوم شرقی برکت، دارالفتوح غربی) سے ممبرات لجنہ دعا کے لئے۔

کراچی: (ہاؤسنگ سوسائٹی) ممبرات مجلس فعال خدمت دینیہ کے لئے، (ڈرگ روڈ) عطیہ کنول صاحبہ بچوں کے خادم دین ہونے کے لئے، (مارٹن روڈ) امتہ المتین اقبال صاحبہ شوہر کو ترقی ملنے پر، (نارتھ کراچی) شاہدہ قدیر صاحبہ بچوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے، ممبرات مجلس فعال خدمات دینیہ کے لئے، (گلشن اقبال غربی، گلشن جامی) ممبرات مجلس فعال خدمت دینیہ کے لئے،

گلستان جوہر شمالی، جنوبی) زاہدہ منصور صاحبہ اہل خانہ کے لئے، ممبرات مجلس فعال خدمات دینیہ کے لئے۔

اسلام آباد: (قیادت غربی 2) صباحت حفیظ صاحبہ اہل خانہ کی صحت وسلامتی کے لئے۔

لاہور: (ماڈل ٹاؤن 1) حلقہ کی ممبرات ترقیات کے لئے، مائرہ لئیق صاحبہ بچوں اور اپنی صحت وسلامتی کے لئے، (جوہر ٹاؤن 5) صفیہ ساجد صاحبہ اپنی دنیوی اور دنیاوی ترقیات کے لئے، (فیصل ٹاؤن 1، 3) روبینہ حنیف صاحبہ اپنی اور بچوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے، ثریا بیگم صاحبہ اپنی اور بیٹی کی صحت وزندگی کے لئے، مبارکہ خورشید صاحبہ نواسے کی صحت و تندرستی اور خادم دین ہونے کے لئے، ممبرات حلقہ حلقہ اور جماعت کی ترقیات کے لئے، (ٹاؤن شپ 1) ممبرات حلقہ دنیوی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆☆☆

’عطیہ برائے انسٹیٹیوٹ فار اسپیشل ایجوکیشن ربوہ‘

انسٹیٹیوٹ فار اسپیشل ایجوکیشن ربوہ، نظارت تعلیم کا ایسا منصوبہ ہے جو خصوصی بچوں کی بہبود اور تعلیم و تربیت کے لئے نومبر 2013ء سے کوشاں ہے۔۔ان بچوں کو معاشرے کا مفید فرد بنانے کے لئے ہمارے انسٹیٹیوٹ کا جملہ سٹاف نہ صرف بھرپور کوشش کرتا ہے بلکہ ہر طرح کی فزیکل تھراپی اور میڈیکل ایڈ بھی فراہم کی جاتی ہے۔ یہ ربوہ میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے۔ احباب جماعت اپنے عطیہ جات براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ”عطیہ اسپیشل اسکول“ اکاؤنٹ نمبر 2866014 یا مقامی جماعتوں میں مد ”اسپیشل اسکول“ کے نام سے جمع کرواسکتے ہیں۔

WWW.youtube.com

Email.info@nazarattaleem.org

Website:WWW.nazarattaleem.org

0092-47-6215448--0092-47-6212473

میگنا گروپ آف انڈسٹریز

پروپرائٹر: شیخ سعید اللہ صاحب ولد شیخ محمد عبداللہ مرحوم

14-A پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

041-8728263

ٹیوٹا موٹرز

پروپرائٹر: ملک امیر الدین ناصر ولد ملک ظہور الدین

31-WF-13 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

041-8546530

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

اتحاد کاٹن، کھدر، وال مرینہ، لیلن، بوتیک چیلنج ریٹ پر

047-6313190

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) کا مشہور دواخانہ مطبِ حمید (رجسٹرڈ)

(بذریعہ ڈاک علاج کی سہولت موجود ہے)

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے ہاں ان امراض کا مکمل علاج ہوتا ہے۔

اولاد کا نہ ہونا ★ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ★ امید کا نقصان ★ ورم ★ لیکوریا ★ اٹھرا ★ کمزوری نوجوان لڑکوں کی بیماریاں ★ شادی شدہ حضرات کی کمزوریاں ★ بچوں کا سوکھا پن ★ کھانسی لڑکے نہ ہونا ★ خرابی ماہواری ★ اندرونی کمزوری اور خرابیاں ★ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بیماریاں ★ دمہ ★ ٹی بی ★ بواسیر ★ دماغی کمزوری ★ شوگر ★ گرمی ★ گیس ★ ہائی بلڈ پریشر وغیرہ

برانچیں

فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہیڈ آفس مطبِ حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

شاہی طبیب حضرت حکیم نورالدین کا چشمۂ فیض

مشہور دواخانہ 1911ء سے مصروفِ خدمت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے بے اولاد، نرینہ اولاد۔ مرض اٹھرا۔ اُمید کا نقصان ہو جانا، ورم رحم۔ لیکوریا۔ ہر قسم کے نسوانی امراض۔ بچوں کا سوکھا پن۔ بواسیر۔ مردوں کا بانجھ پن وغیرہ کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

(بذریعہ ڈاک علاج کی سہولت موجود ہے)

طب یونانی اینڈ ہومیو فزیشن لیڈی ڈاکٹر
(ماہر امراض نسواں)
یاسمین جان بنت حکیم عبدالحمید اعوان

9۔ جوہر ویو (نزد ڈبہ دربار آخری سٹاپ وفاقی کالونی)
نیو کیمپس لاہور 042-35301661۔8499281
0300-4674269 - 0312-5301661

Since 2007

LEARN German LANGUAGE

By

German Lady Teacher

صرف خواتین کے لیے

Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

March 2016
Regd #FR-5 C.NAGAR
Editor:Mirza Khalil Ahmad Qamar

monthly

Misbah